REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTEL REGISTRATION NO P/GDP-3

جلد ۳۷ — شمارہ ۴

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور
نائب:- قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ
سالانہ ۴۵ روپے
ششماہی ۲۳ روپے
ممالک غیر ۱۶۰ روپے بذریعہ ہوائی ڈاک
فی پرچہ ایک روپیہ

The Weekly "BADR" Qadian - 143516

۸ جمادی الثانی ۱۴۰۸ ہجری — ۲۸ صلح ۱۳۶۷ ہش — ۲۸ جنوری ۱۹۸۸ ع

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۵ صلح (جنوری) - سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں لندن سے بذریعہ ڈاک موصولہ تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ حضور پُرنور عنقریب مغربی افریقہ کے بعض ممالک کے جماعتی دورہ پر روانہ ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہر گام پر ہمارے جان و دل سے محبوب آقا کی خصوصی تائید و نصرت فرمائے اور اس سفر کو ہر جہت سے کامیاب اور بابرکت کرے۔ آمین

● محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ ہنوز ربوہ میں ہی تشریف فرما ہیں۔ احباب سے محترم موصوف کی بخیر و عافیت مرکز سلسلہ میں مراجعت کے لئے درخواست دعا ہے۔

● مقامی طور پر مکرم امیر احمد صاحب درویش اپنے بائیں پیر کے انگوٹھے کو پرانا زخم دوبارہ ہرا ہو جانے کی وجہ سے جلسہ سالانہ قادیان کے معاً بعد سے امرتسر کے سول ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ اسی طرح مکرم شیخ محمد صاحب گجراتی درویش بھی ایک عرصہ سے گھر میں فریش ہیں اور ان کی بیماری تشویشناک صورت اختیار کرتی جا رہی ہے۔ ہر دو مریضان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے قارئین سے دعا کی درخواست ہے۔ ان کے علاوہ قادیان کے تمام درویشان و احباب بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ

سالِ نَو

مبارک تمہیں سالِ نَو دوستو
مسرت سے جھولی بھرو دوستو
قدم ہر تمہارا ہمیشہ بڑھے
سدا تم ترقی کرو دوستو!
یہ بادِ مخالف یہ طوفاں کا زور
تم ان میں بھی اونچا اڑو دوستو
جو مشکل کبھی وقت آئے اگر
اسے مسکرا کر سہو دوستو
ہے اک آستانہ خدا کا فقط
اسی کے ہی در پہ گرو دوستو
خدا کی ہی رحمت تلے تم ہر
دکھ سکھ میں شاکر رہو دوستو

(احمد سعید انور بریڈفورڈ)

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جانب سے

وقفِ جدید کے نئے سال کا اعلان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ ۲۵ دسمبر ۱۹۸۷ء میں وقفِ جدید کے نئے سال کا اعلان فرمایا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:-

"اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تحریک (وقف جدید) جس اونچ نیچ سے گزر رہی ہے اور اس وقت جس مقام پر پہنچی ہے۔ ان سب حالات کا جائزہ لینے سے قطعی طور پر معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ بھی زندہ جماعت کی زندہ اور سرسبز شاخ ہے۔ اور اس کی طرف بدنیتی کا تیر نہیں چلایا جا سکتا۔ یہ بھی ہر حال میں نشو و نما پائے گی اور پاتی رہی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ آگے بڑھتی رہے گی ..... جہاں تک وقف جدید کی کوششوں کا تعلق ہے۔ اور خدمت کا تعلق ہے۔ اس پہلو سے بھی یہ تحریک اپنے فرائض منصبی اچھی طرح ادا کر رہی ہے ..... وقفِ جدید کی تحریک کو آپ بالکل کوئی معمولی عام تحریک نہ سمجھیں ان کا ہندوستان کے روحانی مستقبل کے ساتھ گہرا واسطہ ..... اپنے بچوں کو زیادہ سے زیادہ اس میں شامل کریں اور ان کے ذریعہ دلوائیں۔ میرے پیشِ نظر صرف روپیہ نہیں ہے۔ بلکہ روپیہ جس مقصد کی خاطر حاصل کیا جاتا ہے وہ مقصد بہرحال اوّلیت رکھتا ہے۔ یعنی تربیت اور اللہ تعالیٰ سے تعلق۔ چندہ دینے والے کا سب سے بڑا پھل۔ سب سے بڑا درجہ اس دنیا میں یہ ہے کہ وہ خدا کے قریب ہو جاتا ہے۔ اور جو بچوں سے چندے دلوائے جاتے ہیں۔ ان کے اوپر اس قربت کا اثر ساری زندگی رہتا ہے۔ ایسی چھاپ ہے بچپن کی نیکی جوان کے بڑھنے کے ساتھ خود بھی بڑھتی رہتی ہے۔ اس کا نقش مٹنے کی بجائے اور زیادہ زندگی میں گہرا جمتا چلا جاتا ہے۔ اس لئے آپ اپنے بچوں کو باشعور طور پر وقف جدید میں شامل کریں۔ یعنی وہ بچے جو باشعور طور پر داخل ہو سکتے ہیں ورنہ تو پہلے دن کے بچے کو بھی بلکہ پیدا ہونے والے بچے کو بھی مائیں چندوں میں شامل کر رہی ہیں۔ اور ان کی طرف سے وعدے لکھوا رہی ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس روح کو اور زیادہ بڑھائے۔ لیکن جو باشعور بچے ہیں ان کے ہاتھ سے دلوانا ان کی تعداد میں اضافہ کرنا آپ کے لئے دوہرے اجر کا موجب بنے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

تمام احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ نئے وعدہ جات اضافے کے ساتھ لکھوائیں۔ وقفِ جدید کا سال یکم جنوری سے شروع ہوتا ہے۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

"ہم ضرورت کی وجہ سے ... یہ انتظار نہیں کر سکتے۔ بہرحال گزشتہ سال کی نسبت دگنے واقفین مہیا ہونے چاہئیں۔ اور جماعت ضرورت کے مطابق مالی قربانیاں بھی پیش کرے تاکہ ..... وہ عظیم اور نہایت ہی ضروری مفید کام جو وقفِ جدید کے سپرد کیا گیا ہے کما حقہٗ پورا کیا جا سکے۔ ہم جماعت کو پکار رہے ہیں کہ اگر چاہتے ہو کہ ہم میں احمدیت قائم رہے تو صحیح واقفین دو۔"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ - الفضل ۱۳ اکتوبر ۱۹۶۶ء)

پرنٹر و پبلشر ... نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر نگران بورڈ بدر قادیان

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
ہفت روزہ بدر قادیان
۲۸ صلح ۱۳۶۷ ہش

وقفِ جدید کا نیا سال

یوں تو ہر عیسوی سال کا اختتام بذاتِ خود "وقفِ جدید" کے سالِ نو کی شروعات کا اعلان ہوتا ہے۔ پھر بھی مخلصین جماعت ہمیشہ اس بات کے منتظر رہتے ہیں کہ خود امام ہمام ایدہ اللہ الودود اپنی زبان مبارک سے اس تحریک کے نئے سال کے آغاز کا باضابطہ اعلان فرمائیں اور وہ پیارے آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے بیش از بیش اضافہ کے ساتھ دفتر کو اپنا نیا وعدہ نوٹ کروائیں۔ بعینہٖ آج بھی شمعِ خلافت کے ہر پروانے کے دل میں یہی کیفیت موجزن ہوگی۔ سو ہر پل اور ہر لمحہ بے تابی کے ساتھ محبوب آقا کے ارشاد کے منتظر مخلصین جماعت کو مبارک ہو کہ اُن کی دلی آرزو بر آئی اور ۲۵ رفتح (دسمبر) کو مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمودہ حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ ہمیں دستیاب ہوگیا جس میں حضور انور نے تحریک وقفِ جدید کے ۳۱ویں سال کے بابرکت آغاز کا اعلان ان روح پرور الفاظ میں فرمایا ہے:۔

"میں وقفِ جدید کے سالِ نو کا اعلان کرتا ہوں.... یہ تحریک جس اُونچ نیچ سے گزر رہی ہے اور اس وقت جس مقام پر پہنچی ہے ان سب حالات کا جائزہ لینے سے قطعی طور پر معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ بھی زندہ جماعت کی زندہ اور سر سبز شاخ ہے اور اس کی طرف بدنیتی کا تبر نہیں چلایا جا سکتا۔ یہ بھی ہر حال میں نشوونما پائیگی اور پاتی رہے گی اور انشاء اللہ آگے بڑھتی رہے گی۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ ولولہ انگیز ارشاد یقیناً ہم سب کے لئے تقویت و ازدیادِ ایمان کا موجب ہے مگر اپنے اسی خطبہ جمعہ میں حضور پر نور نے پاکستان اور ہندوستان دونوں ممالک کی جماعتوں کے معیارِ قربانی کا جن الفاظ میں تجزیہ فرمایا ہے وہ چنداں حوصلہ افزا نہیں بلکہ فکر اور تشویش پیدا کرنے والے ہیں۔ مسلسل کئی سالوں سے انتہائی مخدوش اور ناسازگار حالات سے دوچار پاکستان کی مخلص اور فدائی جماعتوں کی بحیثیت مجموعی قابلِ رشک قربانی کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا:۔

"گزشتہ چند سالوں میں وقفِ جدید پاکستان (کے) بجٹ وصولی کم ہونے کی بجائے مسلسل بڑھتے رہے ہیں۔ اور جب میں نے وقفِ جدید کو چھوڑا تھا تو غالباً بارہ۱۲ یا تیرہ۱۳ یا چودہ۱۴ لاکھ روپے بجٹ تھا..... اور اب اس تھوڑے عرصے میں جو کہ ابتلاؤں کا دور ہے خدا کے فضل سے یہ بجٹ قریباً دوگنا ہو چکا ہے۔ اور ۱۹۸۷ء کا بجٹ ستائیس۲۷ لاکھ پینتالیس۴۵ ہزار روپے تھا اور اس وقت تک کی جو وصولی ہے اس میں بھی خدا کے فضل سے نمایاں اضافہ ہے۔"

اس کے بالمقابل جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی رفتارِ ترقی اور معیارِ قربانی کا تجزیہ حضور نے ان فکر انگیز الفاظ میں فرمایا:۔

"میں نے تقسیم ملک کے بعد اب تک کے حالات کا تفصیلی جائزہ لیا تو مجھے ایک چیز نے صدمہ پہنچایا۔ میری توقعات کو ٹھوکر لگی، ٹھیس پہنچی میرا یہ خیال تھا کہ تقسیم ملک کے وقت ہندوستان سے جتنے احمدی ہجرت کر کے آئے تھے اور ہندوستان میں جماعت کی جتنی کمی آئی تھی اب تک اتنا وقت گزر چکا ہے کہ وہ کمی تبلیغ کے ذریعہ اور عام قدرتی نشوونما کے ذریعہ پوری ہو چکی ہوگی۔ لیکن ابھی ہم اس سے بہت پیچھے ہیں۔ ہندوستان سے جتنے آدمی ہجرت کر کے نکلے تھے ابھی تک اتنے عرصے کے باوجود وہاں کی جماعتیں اس معیار تک نہیں پہنچ سکیں۔ نہ عددی لحاظ سے، نہ مالی استطاعت کے لحاظ سے، نہ قربانی کے معیار کے لحاظ سے۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ تجزیہ ہندوستان میں بسنے والے ہر احمدی سے وقفِ جدید کے سالِ نو میں نئے عزم اور نئے ارادے کا تقاضا کرتا ہے۔ گزشتہ چالیس سالوں میں ہماری غفلتوں اور کوتاہیوں کے نتیجے میں جو خلا واقع ہوا ہے اسے فوری طور پر پُر کرنا اور اپنی قربانی و ایثار کے معیار کو جماعت ہائے احمدیہ بھارت، کو بھی پاکستان کی مخلص اور فدائی جماعتوں کے دوش بدوش کھڑا کرنا ہمارے لئے ایک ایسا چیلنج ہے جس کا جلد تر عملی جواب دیا جانا ضروری ہے خصوصاً اب جبکہ ہندوستان کے بعض اہم علاقوں میں تبلیغ و اشاعتِ دین کی تمام تر ذمہ داری وقفِ جدید انجمن احمدیہ کے سپرد کر دی گئی ہے ہمارا فرض ہے کہ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی جاری فرمودہ اس بابرکت تحریک کو نصرتِ الٰہی بطور جیسے مضبوط لائحہ عمل کریں تاکہ ہم میدانِ تبلیغ میں بہترین اور مؤثر کارروائی کے لئے وقفِ جدید کو زیادہ سے زیادہ باصلاحیت معلمین بھی مہیا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سالِ نو میں اِن ہر دو محاذوں پر نمایاں اور بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(خورشید احمد انور)

اسیرانِ رہِ مولیٰ کو سالِ نو مبارک ہو

ندا ہے، التجا ہے، درد کا اظہار ہے مولیٰ
دعاؤں پر دلِ مضطر کو پھر اصرار ہے مولیٰ
جہاں والے نہیں سنتے ہماری دردِ مِنّت فریادیں
فقط اپنا سہارا تجھ سے استغفار ہے مولیٰ
تیرے محبوب کی اُمّت کی حالت زار ہے مولیٰ
جہاں کا ذرہ ذرہ در پئے آزار ہے مولیٰ
مبارک سالِ نو کیسے کہوں اپنے عزیزوں کو
جدھر دیکھو اُدھر مسلم ذلیل و خوار ہے مولیٰ
مسلماں ہی مسلمانوں کا قاتل ہے جہاں دیکھو
نہ اُن کو پاسِ ہمسایہ نہی کچھ عار ہے مولیٰ
کوئی مسجد گراتا ہے، کوئی کلمہ مٹاتا ہے
کہیں قرآں جلانا آج کل شہکار ہے مولیٰ
یہ ٹھیکیدار مذہب کے بنے ہیں دین کے حامی
انہیں مطلوب دیکھو تو فقط دینار ہے مولیٰ
ولایت جا کے بھی یہ خصلتیں اپنی دکھاتے ہیں
کوئی کہہ دے یہی کیا شیوۂ اخیار ہے مولیٰ
تعجب خیز و حیراں کن بھلا یہ ماجرا کم ہے
حرم میں محرم قتلِ عام کا بازار ہے مولیٰ
دلوں میں خوف تیری کبریائی کا نہیں باقی
وگرنہ کذب اور بہتاں پہ کیوں اصرار ہے مولیٰ
یہ جنرل ہیں، سلاطیں بھی، کھلاڑی اور صنائع بھی
صداقت کا کوئی بھی زمرۂ انصار ہے مولیٰ؟
نہیں ملتا کہیں داعی الی اللہ ڈھونڈ کر دیکھو
ہاں! پُر رونق فقط تکفیر کا بازار ہے مولیٰ
بھلا ایمان کیسے ہو قوی اللہ پر ان کا
انہیں تو وحی اور الہام سے انکار ہے مولیٰ
ثبوت اللہ کی ہستی کا بس، حتمی، تکلّم ہے
بھلا گونگے سے اور بہرے سے کس کو پیار ہے مولیٰ
خدا نے اس زمانے میں یہ سب اسرار کھولے ہیں
کہ سنتا ہے دعائیں اور خوش گفتار ہے مولیٰ
نہیں، یہ ہرزہ گوئی اور نہ بے بنیاد بہتان ہے
ثبوت ان سب دعاوی کا لوا سرحد پار ہے مولیٰ
بھلا مومن کو قاتل ڈھونڈنے کی کیا ضرورت ہے
دعائے نیم شب اُس کی حسیں تلوار ہے مولیٰ
اسیرانِ رہِ مولیٰ کو سالِ نو مبارک ہو
تمہیں ان سے بڑی سرکار کا دربار ہے مولیٰ
ظفر مندی ملے سب کو جری اللہ کرے ہر جا
کہ سچائی کی خاطر بر سرِ پیکار ہے مولیٰ

محتاجِ دعا:۔ خاکسار عبدالرحیم راٹھور

خطبہ جمعہ

امریکن عوام میں اسلام کو کثرت سے قبول کرنے کی صلاحیت موجود ہے

مگر میں نے محسوس کیا ہے کہ جماعت کی اکثریت اس صلاحیت سے استفادہ نہیں کر رہی

وہ احمدی جو امریکہ میں دعوت الی اللہ سے غافل ہیں وہ متلاشیانِ حق کو اسلام سے محروم رکھنے کا گناہ اپنے سر لے رہے ہیں

ارشاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۷ نبوت (نومبر) ۱۳۶۶ ہش بمقام مسجد فضل لندن

محترم عبدالحمید صاحب ناظر ... لندن کا مرتب کردہ یہ ... پر درج اور بصیرت افروز خطبہ جمعہ ادارہ بدر بلا کم و کاست اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین کر رہا ہے (ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:

ابھی چند روز پہلے میں شمالی امریکہ کے دورے سے واپس آیا ہوں شمالی امریکہ اس لئے کہ اس میں کینیڈا بھی شامل ہے اور اگرچہ زیادہ تر سفر کا مقصد یونائیٹڈ سٹیٹس آف امریکہ کا دورہ کرنا تھا مگر اس موقعے سے استفادہ کرتے ہوئے دو مرتبہ کینیڈا جانے کا موقعہ بھی ملا۔ اور مشرقی اور مغربی کینیڈا کی بعض جماعتوں میں جا کر کئی قسم کی تقریبات میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ ملک چونکہ بہت وسیع ہے اس لئے سفر بھی طویل تھا۔ قریباً ڈیڑھ ماہ کا عرصہ لگا اور خدا تعالیٰ کے فضل سے تقریباً سب جماعتوں میں تو نہیں لیکن اکثر جماعتوں میں جانے کا موقعہ ملا اور اکثر احمدی احباب سے ملنے کا موقعہ ملا۔ اور مرد و زن اور بچے وغیرہ شامل کر کے، ہزار ہا کی تعداد بنتی ہے۔ بعض صورتوں میں لمبی ملاقاتیں بھی کرنی پڑیں اور بعض صورتوں میں مختصر لیکن بالعموم احباب جماعت کی اکثریت سے خود مل کر ان کے حالات کا جائزہ لینے کی توفیق ملی۔ یہ

ایک بڑا اہم مقصد

تھا جس کی خاطر میں نے یہ سفر شروع کیا تھا اور میں نے شروع ہی میں یہ ہدایت بھجوائی تھی کہ میرا امریکہ جانے کا بنیادی مقصد غیروں سے ملاقاتیں اور بڑے بڑے فنکشنز (FUNCTIONS) اور تقریبات میں خطابات کرنے نہیں بلکہ جماعتی حالات کا جائزہ لینا ہے اور یہ دیکھنا ہے کہ وہاں کی جماعت کس حد تک ان مختلف ہدایات سے استفادہ کر رہی ہے جو گزشتہ چند سالوں میں میں خصوصیت کے ساتھ جماعت کو دیتا رہا ہوں۔ اور اسی طرح بعض ایسے مسائل ہیں جن کا امریکہ سے بطور خاص تعلق تھا۔ ان مسائل کو سمجھنے کے لئے بھی ہر طبقے جماعت سے تفصیلی ملاقات کی ... ہی سے بعضوں سے تفصیلی ملاقات کی ضرورت تھی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ مقصد بہت عمدگی سے پورا ہوا لیکن اس سے استفادہ کرتے ہوئے وہاں کی جماعتوں نے ہر جگہ دوسرے

پروگرام بھی بنائے ہوئے تھے۔ مثلاً پبلک ایڈریسز (PUBLIC ADDRESSES) عام مجالس سے خطابات اور سوال و جواب کا موقعہ فراہم کیا گیا۔ وہاں پاکستانی احباب جو امریکہ میں بستے ہیں ان کے لئے بھی مجالس منعقد کی گئیں اور امریکن اور مغربی ممالک کے رہنے والے افراد کے لئے بھی الگ مجالس منعقد کی گئیں۔ اور اسی طرح انگلستان میں منعقدہ سوال و جواب کی محفلوں کی طرز پر جماعتی طور پر بھی مجالس سوال و جواب منعقد کی گئیں۔ پھر پریس (PRESS) سے انٹرویوز بھی (INTERVIEWS) بڑی کثرت کے ساتھ ہوئے ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر بھی انٹرویوز ہوئے اور بعض مشہور اور اہم شخصیتوں سے بھی ملاقاتوں کا انتظام کیا گیا۔ لیکن ان اجتماعی تقریبات میں سب سے اہم تقریبات وہ تھیں جن کا مساجد کی تعمیر یا مساجد کے افتتاح سے تعلق تھا۔ اس پہلو سے

بہت ہی خوشکن خبر

یہ ہے کہ اس دورے میں تین مساجد کے افتتاح کی توفیق ملی۔ ان میں سے ایک فلاڈیلفیا میں تھی (PHILADELPHIA) جہاں کہ ہماری چھوٹی سی جماعت ہے ان میں بعض بہت ہی مخلص اور فدائی ممبر ہیں جنہوں نے زیادہ بوجھ اٹھایا ہے اور اللہ کے فضل سے انہوں نے اپنی توفیق کے آخری کناروں تک پہنچ کر بڑی ہمت سے جماعت کے لئے بڑی خوبصورت جگہ خریدی۔ وہاں ایک عمارت پہلے سے موجود تھی۔ اس پر مزید کام کر کے اس کا نقشہ بدل کر وہاں مسجد بنائی گئی۔ مردوں کے لئے الگ اور عورتوں کے لئے الگ انتظام ہے۔ ہال کی قسم کے بڑے وسیع کمرے ہیں جن کو مسجد میں تبدیل کیا گیا ہے اس کے علاوہ دیگر ضروریات کا بھی خیال رکھا گیا ہے۔ خدا کے فضل سے بہت ہی اچھی جگہ ہے۔ پھر مغرب کی طرف ایک توسان نامی جگہ ہے (TUSAN) وہاں بھی جماعت چھوٹی ہے۔ لیکن اس کے باوجود انہیں بھی بہت خوبصورت اور باموقع مسجد کی تعمیر کی توفیق ملی اور وہاں بھی افتتاح کی تقریب ہوئی۔ پھر شمالی مغربی حصے میں ایک جگہ پورٹ لینڈ (PORTLAND) واقع ہے جو ریاست اوریگن (OREGON) کا صدر مقام (CAPITAL CITY) ہے۔ اس جگہ بھی

"قرآن شریف کے صحیح منشاء کو معلوم کرو اور اس پر عمل کرو"

(الحکم ۳۱ اگست ۱۹۰۲ء)

پیشکش: گلوب ربر مینوفیکچررس ۲۲ رابندرا سرانی کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

فون: 27-0441

گرام: "GLOBEXPORT"

خدا کے فضل سے چھوٹی سی جماعت نے بہت ہی پیاری اور خوبصورت مسجد بنائی ہے۔ اور امید رکھتے ہیں کہ آئندہ کئی سالوں تک ان کی ضروریات اس مسجد سے پوری ہوتی رہیں گی۔ وہاں صرف چار خاندانوں کی جماعت ہے اور امریکہ کی جماعتوں میں غالباً سب سے چھوٹی ہے اور ان کو اس تاریخی خدمت کی توفیق ملی کہ سارے امریکہ کے مغربی ساحل پر بیان کیا جاتا ہے کہ یہ پہلی مسجد ہے جس کی پہلی اینٹ اس غرض کے لئے رکھی گئی تھی کہ یہ خدا کا گھر بنے گا۔ اور یہ اعزاز ایک نہایت ہی

تاریخی نوعیت کا اعزاز

ہے۔ اگرچہ دیگر ممالک کے مسلمانوں نے بھی اور پاکستانیوں نے بھی بعض مراکز قائم کئے ہیں۔ جن میں وہ نمازیں ادا کرتے ہیں۔ جس طرح جماعت احمدیہ بھی کثرت سے ایسے مراکز قائم کرتی ہے۔ لیکن بیان یہ کیا گیا ہے کہ خدا کی خاطر بنائی جانے والی پہلی عمارت، آغاز سے لے کر آخر تک، وہ یہ مسجد ہے۔ جہاں تک جماعتوں کے تعلقات کا معاملہ ہے اکثر یہ محسوس کیا گیا ہے کہ خدا کے فضل سے احباب جماعت غیروں پر اچھا اثر رکھتے ہیں اور ان کے تعلقات بہت وسیع ہیں۔ بعض صورتوں میں تو تعداد میں بہت چھوٹا ہونے کے باوجود ان کا رسوخ اور ان کا نیک اثر بہت ہی وسیع ہے چنانچہ پورٹ لینڈ میں جو تقریب منعقد کی گئی اس میں پورٹ لینڈ کی تقریباً ساری سوسائٹی کی کریم (CREAM) آئی ہوئی تھی یعنی وہاں کی سوسائٹی کے بڑے بڑے دانشور، سائنسدان، ڈاکٹر اور جراح، ہر قسم کے قابل لوگ وہاں اکٹھے ہوتے تھے اور اس علاقے کے سینیٹر (SENATOR) مع اپنی بیگم کے اور اس شہر کی میئر MAYOR بھی، بھی تشریف لائے ہوئے تھے اور ان کی باتوں سے معلوم ہوتا تھا کہ ان لوگوں پر جماعت کا بہت ہی نیک اثر ہے۔ بعض لوگوں نے بتایا کہ وہ اپنی دلچسپی کی تقریبات کو محض اس لئے قربان کر کے آئے کہ ان دوستوں نے ان کو دعوت دی تھی۔ وہ ان کو انکار نہیں کر سکتے تھے۔ تو اس پہلو سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جماعت امریکہ میں بالعموم بہت ہی زیادہ کام کرنے کی گنجائش پیدا ہو چکی ہے اور بہت ہی نیک اثر احمدیوں کا اپنے حلقوں میں ہے۔ تقریبات میں شمولیت کے بعد جماعت نے جو تاثرات بھجوائے یا اس وقت بھی بعد میں بیان کئے ان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں سچے اسلام کے لئے یعنی وہ اسلام جیسے جماعت احمدیہ دیکھتی ہے اور جس پر وہ عاشق ہے بہت ہی عظیم الشان گنجائش موجود ہے۔ امریکہ کے متعلق جو یہ کثرت سے عام تاثر ہے کہ لوگ اسلام سے نفرت کرتے ہیں۔ یہ درست ہے۔ لیکن وہ اس اسلام سے نفرت نہیں کرتے جو حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا اسلام تھا اور جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آنکھوں نے دیکھا اور جس سے ہم (جماعت احمدیہ) پیار کرتے ہیں۔ بلکہ وہ ایک ایسے فرضی اسلام سے نفرت کرتے ہیں جس کا انہوں نے دو طرح سے مشاہدہ کیا ہے۔

اول وہ اسلام جو ان کے پراپیگنڈہ میڈیا (PROPAGANDA MEDIA) ریڈیو، ٹیلی ویژن، اخبارات وغیرہ ان کے سامنے پیش کرتے ہیں اور وہ تصویر چونکہ ایک خاص نفرت کے زاویے سے پیش کی جاتی ہے۔ جس میں سیاسی مصالح شامل ہو چکے ہیں اور بہت حد تک، عمداً

اسلام کو مکروہ صورت میں پیش کیا جاتا ہے

اس لئے اس زاویئے سے اگر اسلام کو دیکھا جائے تو واقعی ایک نہایت ہی مکروہ تصویر ابھرتی ہے۔ اس لئے جو عوام الناس ہیں۔ ان کا اس میں کوئی قصور نہیں جب آپ ایک بدصورت نقشہ کھینچیں گے تو طبیعت طبعاً اس سے متنفر ہو گی اور دور بھاگے گی، دوسرا جو بعض مسلمان ممالک کے جارحانہ اقدامات ہیں اور ان کے خاص ظالمانہ انداز خود اپنے ممالک میں بسنے والوں سے ہیں، اس کا بہت برا اثر ہے۔ اور جب بھی مجالس لگتی ہیں ان میں یہ سوال ضرور اٹھتے ہیں بہر حال یہ ایک الگ لمبی روئداد ہے جس کی تفصیل میں اس وقت جانے کی گنجائش نہیں۔ مگر جہاں جہاں بھی مجالس منعقد ہوئیں وہاں ان مسائل کے بارے میں سوال اٹھتے رہے اور جماعت کی طرف سے صحیح اسلام کی تصویر پیش کرنے کی کوشش کی جاتی رہی۔ خود پورٹ لینڈ میں ایک عالمی شہرت یافتہ سرجن نے اسلام کی VIOLENCE پر سوال کیا تنہائی میں ان کو تفصیل سے جواب دیا تھا۔ احمدی دوستوں نے بعد میں زبانی طور پر بھی ان غیر از جماعتوں کے تاثرات مجھ سے بیان کئے اور کچھ لکھ کر بھی بھجوائے۔ انہوں نے اپنے احمدی دوست کو بتایا کہ میں تو اپنی شام کی محفل اور کلب قربان کر کے صرف تمہاری خاطر آیا تھا اور تیار ہو کے آیا تھا کہ ایک دو گھنٹے بہت ہی بور (BORE) ہوں گا اور بڑی مشکل سے وقت گذرے گا لیکن مجھے اتنی خوشی ہوا کہ ایسی مجلس کی خاطر تو میں ہر جگہ جانے کو اور وقت خرچ کرنے کے لئے تیار ہوں گا کیونکہ اسلام اور بعض دیگر امور کے متعلق ایسی معلومات حاصل ہوئیں کہ اس سے پہلے یہ باتیں ہمارے تصور میں بھی نہیں تھیں۔ اسی طرح اسی جگہ ایک اور بہت قابل ڈاکٹر ہیں، اور عملاً مذہب سے متنفر۔ انہوں نے ایک سوال کیا میرے جواب کے بعد ان کا تاثر یہ تھا کہ دوسرے دن وہ خود اپنے دوست کے پاس پہنچے اور کہا کہ میں آج تک ساری زندگی مذہب سے متنفر رہا ہوں اور کبھی کوئی دلچسپی نہیں لی صرف ایک سوال کرنے کے نتیجہ میں جو اسلامی نظریہ مجھے معلوم ہوا ہے۔ اس سے مجھے اتنی دلچسپی پیدا ہو گئی ہے کہ میں اب لٹریچر مانگنے کے لئے آیا ہوں۔ اس لئے مجھے اسلام کے متعلق ہر قسم کا لٹریچر دو تاکہ میں اسلام کا مطالعہ کر سکوں۔ اس کے علاوہ بھی کثرت سے وہاں سے مطالبے شروع ہو گئے۔ یہ صرف ایک نمونہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسی طرح ہر جگہ بکھرا پایا گیا ہے۔ تو میں نے محسوس کیا کہ باوجودیکہ عام تاثر یہی ہے کہ امریکہ میں اسلام کے خلاف شدید نفرت پائی جاتی ہے۔

یہ تاثر درست بھی ہے اور غلط بھی ہے

مگر اسلام کے خلاف نفرت نہیں ہے مگر اس اسلام کے خلاف نفرت ہے جو بگڑی ہوئی صورت میں آج امریکہ میں پیش کیا جا رہا ہے۔ ایک اور پہلو سے ان سب مواقع پر ان کی سوسائٹی کا مطالعہ کرنے کا موقعہ ملا۔ کیونکہ میں تو اس نظر سے ان کو دیکھتا رہا کہ اسلام کے داخل کرنے کے لئے کون کون سے مواقع ہیں اور کون کون سے نئے رستے کھل سکتے ہیں۔ جیسا کہ میں پہلے بیان کرتا رہا ہوں میرا تاثر امریکہ کے متعلق یہی تھا اور وہ درست ہے کہ سب دنیا میں گندگی پھیلانے کا اس وقت سب سے بڑا مرکز امریکہ ہے اور ہر بدی وہاں ایجاد ہوتی ہے اور دنیا کی ہر برائی امریکہ سے پھوٹ رہی ہے۔ لیکن ایک اور پہلو سے، سفر کے دوران جب مجھے ان کے حالات کا مطالعہ کرنے کا موقعہ ملا تو معلوم ہوا کہ یہ پوری صحیح تصویر نہیں رہا ہے۔ اس کو زیادہ وضاحت کے ساتھ پیش کرنے کی ضرورت ہے۔

چنانچہ اسی کی طرف مجھے امریکہ کے ایک کانگریس مین (CONGRESS MAN) نے توجہ دلائی۔ جب وہ ملاقات کے لئے تشریف لائے تو ضمناً

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:۔ عبد الرحیم و عبد الرؤف مالکان حمید ساڑی مارٹ صالح پور، کٹک (اڑیسہ)

ان کو یہ اندازہ ہو گیا کہ امریکہ کے متعلق میری رائے اچھی نہیں ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ جب آپ اس پہلو سے ملاقاتیں کریں گے تو اس پہلو سے ضرور مطالعہ کریں کہ امریکن عوام اچھے لوگ ہیں دل کے اچھے ہیں۔ سادہ ہیں اور ان کے دل میں برائی نہیں ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ وہ خود بعض بڑے بڑے کارٹلز CARTELS (زیادہ نفع کمانے کی خاطر بڑی بڑی کمپنیوں کا تجارتی اتحاد اجارہ داری) کا شکار ہو چکے ہیں۔ وہ بڑی بڑی تنظیموں کے ہاتھوں بے بس ہیں مگر خود معصوم اور بے قصور ہیں۔ اُن کے اس مشورے سے مجھے بڑا فائدہ پہنچا اور اس کے لئے میں اُن کا بڑا ممنون ہوں۔ اور سارے امریکہ کے سفر کے دوران ملاقاتوں کے بعد میں نے یہ اندازہ لگایا کہ

سارا امریکہ خود اس وقت اپنے نظام کا غلام بنا ہوا ہے

اور یہ جو نہایت ہی ذلیل قسم کا مالیاتی نظام، سودی نظام اور مادہ پرستی کا نظام اُن پر نافذ ہو چکا ہے۔ وہ اُس سے اب باہر نکل نہیں سکتے۔ امریکی عوام اس نظام کے ہاتھوں میں بالکل بے اختیار ہو چکے ہیں۔ اور چند بڑے بڑے ایسے کارٹلز ہیں۔ اموال پر قبضہ کرنے والے حقیقے جن کے قبضے میں امریکہ کی ہر چیز آ چکی ہے۔ اُن کا تمدن، معاشرہ، مذہب، سیاست تمام رہن سہن، کھانے پینے اور رہنے کے انداز، یہ تمام کے تمام اچوٹی کے چند اہم جتھوں کے قبضے میں ہے۔ جو قوتوں (SOURCES) کے معنوں پر قابض ہو چکے ہیں اور اپنے مفاد کو قائم رکھنے اور آگے بڑھانے کے لئے وہ ہر قسم کی بدیاں امریکن عوام کو دیتے ہیں اور ان کے مزاج کو بگاڑتے اور بگاڑتے کے بعد بگڑی ہوئی چیزوں کو مہیا کرنے کی ذمہ داری لیتے ہیں گویا کہ آخری چیز پیسہ ہے اور وہ پیسہ چونکہ چند لوگوں کے قبضے میں ہے اس لئے پیسے کی خاطر وہ قوم کی ہر چیز کو قربان کر سکتے ہیں ان کے مزاج ان کے خیالات، ان کی سیاست کو ان کے بین الاقوامی تعلقات، سبھی کو تو اس پہلو سے اُس قوم کی بہت ہی مظلوم حالت ہے۔ اور جب بھی اس مسئلے کو چھیڑا جائے تو فوراً محسوس ہوتا ہے کہ اس مسئلے کا ایک مبہم سا احساس تو کم از کم ہر دل میں موجود ہے لیکن بعض لوگوں میں باشعور احساس ہے اور اس کے خلاف شدید رد عمل پیدا ہو رہا ہے۔ لیکن وہ نہیں جانتے کہ وہ اس مصیبت سے کس طرح نجات حاصل کر سکتے ہیں۔

پھر بین الاقوامی سیاست نے بھی وہاں رخنے ڈالے ہوئے ہیں اور بعض خرابیوں کو بڑھا رہے ہیں مثلاً جن کو کالا امریکن کہا جاتا ہے ہم اُن کو "ایفرو امریکن" کہتے ہیں کیونکہ اس لفظ میں کوئی تذلیل کا پہلو نہیں۔ لیکن بدبختی سے "کالا امریکن" لفظ میں ایک تذلیل کا پہلو داخل ہو چکا ہے۔ اس لئے میں ہمیشہ اس اصطلاح سے گریز کرتا رہا اور جماعت کو کہتا رہا کہ اس اصطلاح سے اس لئے گریز کریں کہ "بلیک امریکن" لفظ میں تذلیل کا پہلو داخل ہو چکا ہے جس طرح پہلے زمانے میں "نگر" (NIGGAR) لفظ میں تذلیل کا پہلو پایا جاتا تھا۔ اور ہمیں "ایفرو امریکن" اصطلاح استعمال کرنی چاہیئے۔

تو "ایفرو امریکن" لوگوں میں بھی بین الاقوامی سازشیں کام کر رہی ہیں

اور جو سینکڑوں سال کی محرومی کا احساس ہے اس کو مشتعل کر کے خود ان کو اپنے مفاد کے خلاف غلط رستوں پر ڈالا جا رہا ہے۔ اور "سیاہ" اور "سفید" کی تفریق کو اس رنگ میں ابھارا جا رہا ہے کہ اس کے نتیجے میں سیاہ فام لوگ اپنے حقوق لینے کی بجائے پہلے سے بھی زیادہ بدتر حال کو پہنچ جائیں اور عملاً استعمال انگیزی کے لئے غیر قومیں اور بیرونی طاقتیں اپنے روپے کے بل بوتے پر ان کو استعمال کر رہی ہیں۔ پھر مذہب کے معاملے میں بھی آن سے کھیلا جا رہا ہے۔ یہاں تک ظلم کیا جا رہا ہے کہ اسلام کے نام پر قتل و غارتگری کی تعلیم دینے والی تنظیموں نے ان کے ایک بڑے حصے پر قبضہ کیا ہوا ہے۔ اور مختلف ناموں سے اس وقت وہاں اسلامی تنظیمیں کام کر رہی ہیں اور ان سب کے پیچھے کسی نہ کسی بیرونی تیل کی طاقت (OIL PRODUCING COUNTRY) کا ہاتھ ہے جسے وہ اپنے طور پر استعمال کر رہی ہے اور پیٹرو ڈالرز (PETRO DOLLARS) خرچ

کر کے ان تنظیموں کو اخراجات مہیا کئے جاتے ہیں اور ان کو مساجد اور مراکز بنا کر دیئے جاتے ہیں اور پھر ان کی پالیسیوں پر نہ صرف کنٹرول ہوتا ہے بلکہ عملاً اُن کو لیڈر شپ بھی باہر سے مہیا کی جاتی ہے۔ اور اس کے نتیجے میں بڑے بڑے خطرناک رجحانات ان لوگوں میں اسلام کے نام پر داخل کئے جا رہے ہیں۔ ایک یہ بھی وجہ ہے جس سے اسلام مزید بدنام ہو رہا ہے

مجھے ان سب مسائل کو قریب سے مطالعہ کرنے کی توفیق ملی۔ اور میں نے محسوس کیا کہ

وہ لوگ صحیح اور نیک مشورے کی قدر کرتے ہیں

اور بڑی جلدی اُس کی طرف متوجہ ہونے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ اس لئے یہ ان سارے خوفناک نقشوں کے باوجود جو ہمیں وہاں دکھائی دے رہے ہیں، امریکہ سے ہمیں ایک امید رکھنی چاہیئے اور اور بھی کئی ایسے پہلو ہیں جن کے نتیجے میں ہمیں امریکہ کی طرف نسبتاً زیادہ توجہ دینی چاہیئے۔ ان ملاقاتوں کے بعد اکثر، دوستوں کی طرف سے اس خواہش کا اظہار کیا گیا کہ ہمیں علیحدہ ملاقاتوں کے موقعے بھی دیئے جائیں اور اُن میں اپنے اپنے علاقوں کے بعض ایفرو امریکن لیڈرز بھی تھے۔ چونکہ میرے پاس وقت تھوڑا تھا اس لئے میں خود تو دوبارہ اُن سے مل نہیں سکتا تھا لیکن میں نے ان کو مقامی جماعتوں کے پتے دیئے۔ اور بعض ایسے اشخاص کے پتے دیئے جن کے متعلق مجھے امید تھی کہ وہ ان کو مطمئن کر سکیں گے۔ لیکن اس کے باوجود ان کا مطالبہ یہ رہا کہ ہمارے مسائل میں راہنمائی کرنے کے لئے خود بھی ضرور کچھ وقت دیں۔ اور اگر اس کے لئے ہمیں لندن بھی آنا پڑے تو لندن آنے کے لئے بھی تیار ہیں۔ چنانچہ بعضوں کو میں نے وقت دیا ہے کہ جب بھی وہ لندن تشریف لائیں۔ یا اگر ملاقات کی غرض سے لندن آئیں تو انشاء اللہ جس قدر وقت دینا ممکن ہوا، ضرور وقت دوں گا۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کئی پہلوؤں سے یہ سفر بہت ہی مصروف گذرا اور جس حد تک بھی انسان اپنے وقت کو بہترین طور پر صرف کر سکتا ہے۔ وہاں کی جماعت نے کوشش کی کہ میرے وقت کا ہر لمحہ بہترین طور پر صرف ہو اور اُس سے نیک نتائج حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔

جہاں تک نیک نتائج کا تعلق ہے اس میں ایک ذرہ بھی شک نہیں کہ

نیک نتائج تو خدا ہی کے ہاتھ میں ہوتے ہیں

آپ جتنی چاہے کوشش کریں اگر دعا شامل حال نہ ہو اور اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت شامل حال نہ ہو تو وہ ساری کوششیں ناکام جاتی ہیں۔ چنانچہ ہماری کوششوں کے مقابل پر بعض حکومتیں میرے اس سفر کو ناکام بنانے کے لئے بہت زیادہ قوی کوشش کر رہی تھیں۔ یہاں تک کہ غیروں نے خود ہم سے اُن کے ارادوں کے متعلق تفاصیل بیان کیں کہ کتنی توجہ کے ساتھ آپ کے دورے کو ناکام بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ میرے وائس آف امریکہ" (VOICE OF AMERICA) کے ایک انٹرویو کے بعد ہی، انٹرویو لینے والے نے ہمیں فون پر اطلاع دی کہ ہمارے سفارت خانے پر اتنا دباؤ ڈالا جا رہا ہے کہ ان کا کوئی انٹرویو وہاں سے براڈکاسٹ نہ کیا جائے کہ اب تک ہمیں چھ ٹیلیکس (TELEX) موصول ہو چکے ہیں۔ اور اس دباؤ کے نتیجے میں اگرچہ میں خود تو دبنے والا انسان نہیں ہوں مگر ہمارے شعبے کے بڑے سربراہ ڈر گئے ہیں اور انہوں نے مجھے کہا ہے کہ اس انٹرویو کو نشر نہ کرو۔ میں نے کہا کہ پتہ کرو کہ پھر اس نے کیا فیصلہ کیا ہے؟ تو انٹرویوئر (INTERVIEWER) نے کہا کہ میرا فیصلہ یہی ہے کہ لازماً اس انٹرویو کو نشر کروں گا۔ لیکن میں نے اپنے افسران سے کہا ہے کہ آپ ایک بورڈ بٹھا دیں تاکہ وہ اس انٹرویو کی SCRUTINY کریں (یعنی تنقیدی جائزہ لیں) اور اگر ان کو کوئی قابل اعتراض چیز نظر آئی تو بے شک اس حصے کو نکال دیں لیکن یہ قابل قبول بات نہیں ہے کہ اس انٹرویو کو صرف اس لئے نشر نہ کیا جائے کہ کوئی حکومت اس کو نشر کرنا پسند نہیں کرتی حالانکہ وہ انٹرویو اس لائق ہو کہ ہمارے عوام اس کو سنیں یا دنیا کے دوسرے عوام اس کو سنیں

یہ بات میری سمجھ سے بالا ہے۔ چنانچہ تین یا چار آدمیوں کا ایک بورڈ بیٹھا۔ اُس نے تفصیل سے اس انٹرویو کو سُنا اور گہری نظر سے دیکھا اور آخر میں صرف ایک فقرے کے متعلق کہا کہ اگر یہ اس میں نہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔ لیکن انٹرویو لینے والے نے کہا کہ میرے نزدیک اس فقرے سے بھی کوئی حرج واقع نہیں ہوتا۔ چنانچہ بورڈ نے فیصلہ دیا کہ اچھا پھر ٹھیک ہے۔ اس فقرے کو بھی شامل رہنے دیں۔
تو یہ حالت تھی۔

شدید مخالفانہ کوششیں

کی جارہی تھیں تقریباً ہر جگہ جہاں ہم پہنچتے تھے، ایک ایک گھر چٹھیاں پہنچائی گئیں کہ ان کی (یعنی میری) بات سننے کے لئے کوئی نہ آئے۔ مسلمانوں کو بھی روکا گیا اور غیر مسلمانوں کو بھی روکا گیا۔ مگر اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے، لوگ رکے نہیں اور چلے آئے اور بہت ہی نیک اثرات مرتب ہوئے اور بڑے اچھے خیالات کا اظہار کرتے رہے۔ ایک بڑے ہی قابل پاکستانی شخص ہیں جو اپنے بیوی بچوں کو احمدیوں سے ملنے سے روکا کرتے تھے۔ اور انہیں کبھی کسی تقریب میں آنے نہیں دیتے تھے اُن کے گھر میں کوئی عزیز بیمار ہو گیا تو چونکہ عورتوں میں بالعموم دعا کی طرف زیادہ توجہ ہوتی ہے اور بچوں کے سلسلے میں ذاتی طور پر وہ ہر تعصب کو بالائے طاق رکھ کر جہاں سے بھی ان کو امید ہو کہ دعا سے فائدہ ہو سکتا ہے۔ وہاں ضرور کوشش کرتی ہیں۔ تو ان کی بیوی اس خیال سے کہ شاید ان کی دعا سے ہماری بچی ٹھیک ہو جائے، ہماری ایک سوال جواب کی مجلس میں تشریف لے آئیں۔ ان کے ساتھ ان کی ایک بچی بھی تھی۔ مجھ سے بعد ازاں ملاقات کی اور بتایا کہ یہ مسئلہ ہے اور کہا دعا بھی کریں اور اگر ہو سکے تو دوا بھی دیں۔ اُن کے ساتھ جو بچی تھی اس کو اپنی ایک معصوم سی تکلیف تھی اور ایک خواہش تھی اُس نے اسکا ذکر کیا کہ اُسے کافی عرصے سے پریشانی ہے اس لئے میرے لئے بھی دعا کریں۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ کیسے خدا ظاہر فرماتا ہے۔ تو

خدا کی شان اس طرح ظاہر ہوئی

اور اس طرح خدا نے اس خاندان کے دل بدلنے کے لئے انتظام کئے کہ دوسرے دن ہی اس بچی کی خواہش جس کے پورا ہونے کے بظاہر کوئی آثار نظر نہیں آ رہے تھے، پوری ہو گئی۔ اور حیرت انگیز رنگ میں پوری ہوئی۔ جب ان کے والد کام سے واپس آئے تو اُس نے اُن کے سامنے یہ راز کھول دیا کہ آپ تو منع کیا کرتے تھے۔ لیکن واقعہ یہ ہوا ہے۔ ہم وہاں گئے ہیں۔ ان کی باتیں سنیں اور پھر دعا کروائی اور [illegible] دیکھیں کہ دعا پوری بھی ہو گئی۔ تو اُن کے والد کا فون آیا کہ اگلی مجلس میں میں بھی شامل ہونا چاہتا ہوں۔ چنانچہ دوسری مجلس جو غیر مسلموں کے لئے تھی اس میں ان کو بھی بلا لیا گیا اور اللہ کے فضل سے نتیجہ یہ نکلا کہ جب میں لاس اینجلز (LOS ANGELES) سے سان فرانسسکو (SAN FRANCISCO) گیا تو انہوں نے اپنے بھائی کو جو وہاں رہتے تھے، فون کر کے یہ تاکید کی کہ وہ مجھ سے ضرور ملیں۔ اور اپنی فیملی کو لے کر آئیں۔ چنانچہ اُن سے بھی بڑی اچھی گفتگو ہوئی۔ تو ہر جگہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے دلوں پر تصرف فرما رہا تھا اور بہت ہی نیک نتائج اس کے ظاہر ہوتے چلے گئے۔ کئی جگہ شروع میں ملنے والوں کا رویہ جارحانہ تھا اُن میں عیسائی بھی تھے اور دوسرے بھی۔ مثلاً ایک پریس کے انٹرویو لینے والے نے اسلام کے خلاف جارحانہ انداز میں باتیں شروع کیں کہ اسلام کا عالمی تصور کیا ہے مسائل کس طرح حل ہوں گے، انسان کو کس طرح امن نصیب ہوگا اور دنیا میں امن کس طرح قائم ہوگا؟ اس قسم کے سوالات تھے اور مسلمان ممالک کے متعلق اُن کے ذہن میں جو تصویر تھی اس کے پیش نظر اُس کے سوالات میں کافی جارحیت تھی ان کو میں نے پہلے ہی جواب دیا کہ

بڑا آسان طریق

ہے، احمدی ہو جائیں آپ۔ تو ساری دنیا میں امن آ جائے گا۔ اور عیسائیوں کے یہودیوں کے، سب جھگڑے ختم ہو جائیں گے۔ پہلے تو وہ ہنس پڑے یہ سمجھ کر کہ شاید میں مذاق کر رہا ہوں۔ پھر انہوں نے دوبارہ پوچھا کہ کیا تم جواب میں سنجیدہ ہو۔ میں نے کہا کہ ہاں نہ صرف میں جواب میں سنجیدہ ہوں بلکہ مجھے اس میں کامل یقین ہے۔ تو اُس نے کہا کہ یہ تو بالکل لغو اور بے معنی جواب ہے میں تو یہ توقع نہیں رکھتا کہ اس قسم کے سوال کا جواب یہ ہو۔ میں نے کہا کہ پھر اسی بات پر گفتگو ہو جائے کہ جواب بے معنی ہے کہ نہیں میں آپ کو تفصیل سے سمجھاتا ہوں چنانچہ جب میں نے اُن کو تفصیل سے سمجھایا تو جارحیت تو در کنار اُن کے اندر غیر معمولی ہمدردی دوستی کا جذبہ پیدا ہو گیا۔ اور انہوں نے کہا کہ اگر اجازت ہو تو اس انٹرویو کے بعد جو تقریب ہو رہی ہے میں اس میں بھی شامل ہو جاؤں۔ میں نے کہا کہ ہاں ضرور شوق سے تشریف لائیں۔ چنانچہ وہ اس میں شامل ہوئے اور دوبارہ اجازت لے کر قریب آکر کرسی پر بیٹھ گئے پھر انہوں نے کہا کہ میں آپ کو ایک بات بتانا چاہتا ہوں۔ اسلام سے جو مجھے نفرت ہوئی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ میں ایک دفعہ مسلمان ہو گیا تھا۔ اور مسلمان ہونے کے بعد جن لوگوں سے پالا پڑا، جس قسم کے مسلمانوں سے واسطہ پڑا انہوں نے خصوصاً غیر ملکوں کا ذکر کیا۔ اس سے مجھے شدید دھچکا لگا۔ جھٹکا پہنچا، اور پھر میں نے دعا کی کہ اے خدا میں تو ہدایت کی خاطر اس طرف آیا تھا۔ یہاں تو اس قسم کے لوگ ہیں اور اس قسم کے ان کے تصورات ہیں کہ یہ اسلام میری فطرت کے خلاف ہے۔ تو تو میری ہدایت فرما۔ کہتے ہیں کہ اس دوران

مجھے بڑی زور سے دھکا لگا

اور میں چاروں شانے چت جا گرا۔ اور اس سے میں نے یہ اندازہ لگایا کہ خدا نے مجھے کہا ہے کہ اس اسلام کو رد کر دو۔ چنانچہ میں نے اسی وقت اسلام کو چھوڑ دیا۔ اور شروع میں میرے سوالات میں جو جارحیت پائی جاتی تھی اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ میری دشمنی اور نفرت کا ایک پس منظر ہے۔ لیکن آج انٹرویو اور مجلس میں میں نے جو باتیں سنی ہیں، میں اب شک میں پڑ گیا ہوں کہ میرا اسلام کو چھوڑنے کا فیصلہ غلط تھا یا درست تھا؟ اور اس کی تعبیر کیا تھی جو واقعہ میرے ساتھ گزرا۔ اور پھر انہوں نے بتایا کہ ایک اور نظارہ بھی انہوں نے دیکھا۔ مجھے اس کی تعبیر چاہیئے۔ تو جب میں نے ان کو سمجھایا تو اُن کی کیفیت بالکل بدل گئی۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُن کی دلچسپی اس حد تک بڑھ گئی کہ انہوں نے کہا کہ آپ جو ٹیلی ویژن انٹرویو کے لئے جا رہے ہیں، اگر اجازت ہو تو میں بھی ساتھ آ جاؤں۔ میں نے کہا کہ ہاں شوق سے آئیں۔ اور وہاں بھی بیٹھے ہوئے ان کے چہرے پر بڑی محبت کے آثار ظاہر ہو رہے تھے۔

تو جیسا کہ میں نے دیکھا ہے جب خدا تعالیٰ اپنے فضل سے دل بدلنا چاہتا ہے تو بالکل اچانک بدل دیتا ہے۔ جیسے کسی کا سر پکڑ کر مشرق سے مغرب کی طرف کر دیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے یہی نقشہ کھینچا ہے۔ فرمایا، دو انگلیوں کے درمیان اس طرح دل ہیں یوں انگلی کو پلٹ دے تو رُخ اس طرف ہو جاتا ہے۔ یوں کر دے تو رُخ اُدھر ہو جاتا ہے۔ اور دل خدا ہی کے ہاتھ میں ہیں۔ اس لئے کوئی بھی دعا یا کوشش اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتی۔

جب تک دعاؤں پر انحصار نہ ہو۔

اور جب اللہ تعالیٰ فضل فرمائے تو معمولی کوششوں کے بھی اچھے نتیجے ظاہر ہوتے ہیں جیسا کہ میں نے بیان کیا، وہاں بھی بے ساختہ اور اچانک پھل ملتے رہتے۔

واشنگٹن میں جو امریکہ کی طاقت کے سرچشموں کا مرکز ہے۔ غیر احمدی مسلمانوں کی طرف سے باقاعدہ منظم سازش کے نتیجے میں شرارت کی کوشش کی گئی۔ اور بعض سوالات ایسے کئے گئے جس کے نتیجے میں ان کا خیال تھا کہ دوسرے مسلمانوں پر اگر کوئی نیک اثر پڑ رہا ہے تو فوراً زائل ہو جائے گا۔ واشنگٹن میں سارے عالم اسلام سے بڑے بڑے اہم لوگ آکر بسے ہوئے ہیں اور زیادہ تر پاکستان کے نمائندے بھی وہیں ہیں۔ تو اس مجلس میں بڑے بڑے اہم لوگ بھی آئے ہوئے تھے۔ ان کے نقطۂ نگاہ سے اللہ تعالیٰ نے بالکل الٹ نتیجہ پیدا کیا۔ ... اور جماعت کے اثر کو مٹانے کی جتنی کوشش کی گئی اتنا ہی زیادہ قوت کے ساتھ جماعت کا اثر ظاہر ہوا چنانچہ مجلس ختم ہونے سے پہلے ہی مستورات کے سیکشن سے مجھے پیغام ملا کہ بعض غیر مسلم خواتین اسلام میں اتنی زیادہ دلچسپی لینے لگ گئی ہیں کہ وہ بالمشافہ گفتگو کا موقعہ چاہتی ہیں۔ ورنہ اُن کی پیاس نہیں بجھے گی۔ اور بعض ایسے سوال جو ہم وہاں نہیں کرنا چاہتیں۔ وہ یہاں کرنا چاہتی ہیں۔ چنانچہ معاً بعد میں اس مجلس میں گیا جس میں مسلمان، عیسائی، یہودی، ہندو اور سکھ سبھی مذاہب کی عورتیں تھیں۔ یہ گویا اچھی خاصی نمائندہ کلاسز، طبقات کی مجلس تھی۔ انہوں نے بھی بڑی گہری دلچسپی لی۔ اس کے بعد جب میں باہر آیا اور ملاقاتیں ہوئیں تو وہاں بھی دوستوں نے بڑی محبت کے ساتھ بڑے اچھے خیالات کا اظہار فرمایا۔ اس وقت وہیں رہے اور ٹھہرے رہے جب تک کہ میں واپس نہیں آگیا اور ملاقات کے بغیر نہیں گئے الّا ما شاء اللہ۔

واپسی کے وقت نیو یارک میں مجھے پتہ چلا کہ ایک امریکن خاتون جو اُس مجلس میں آئی ہوئی تھیں، نے بیعت کرنے کا فیصلہ کیا اور چاہتی ہیں کہ خود آئیں۔ چنانچہ جب انہوں نے بیعت کی تو میں نے پوچھا کہ آپ کی بیعت کی کون سی خاص وجہ تھی؟ تو اُنہوں نے کہا کہ میں واشنگٹن کی مجلس میں شامل ہوئی تھی اور اس میں آپ پر جو خاص انداز میں حملے کئے گئے تھے اور آپ کے اثر کو مٹانے کی کوشش کی گئی تھی، آپ نے جس طرح احمدیت کے دفاع میں جواب دیئے۔ مجھے اُسی وقت یقین ہو گیا تھا کہ آپ سچے ہیں اور وہ لوگ جھوٹے ہیں۔ اور

میرے دل میں یہ بات میخ کی طرح گڑ گئی

تھی کہ احمدیت سچی ہے۔ پھر مجھے کچھ وقت لگا۔ کیونکہ میرا معاشرہ مختلف ہے اور اچانک مذہب بدلنا، اپنی عادات، خیالات اور طرز رہائش بدلنا آسان کام نہیں لیکن اب مجھے توفیق مل گئی ہے۔ اور وہ پہلی مجلس میں ہی برقعہ پہن کر آئی تھیں۔ وہ سفید فام امریکن تھیں اور اس میں خوشکن پہلو یہ تھا کہ اُن میں ریڈ انڈین خون (Red Indian blood) موجود تھا جس سے تعارف کی ہمیں ضرورت ہے۔ اُن کے ریڈ انڈین رشتہ داروں کے تعلقات بھی ابھی تک قائم تھے۔ مجھے تو ایسے لوگوں کی تلاش تھی جن کے ذریعے ہم ریڈ انڈین لوگوں میں داخل ہو سکیں۔ تو میرے نزدیک اس پہلو سے اُن کی بڑی اہمیت تھی۔ لیکن مجھے بتایا یہ گیا کہ جب دوسرے دن اُنہوں نے بیعت کرنی ہے تو اُس ساری رات بیٹھ کر اُنہوں نے برقعہ سیا۔ اور برقعہ پہن کر آئیں۔ تو یہ اچانک جو تبدیلیاں ہیں وہ انسان کے بس کی بات ہی نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ کے تصرف میں جو دل ہیں، یہ اُس کے کرشمے ہیں اور وہ دل بدلتا ہے اور اچانک، اس طرح کایا پلٹ دیتا ہے کہ ایک نوجوان کسی معاشرے سے اُٹھا۔ جب اُس نے بیعت کی تو میں نے کہا کہ آپ فارم پر دستخط کر دیں۔ پھر ہم اکٹھے دعا کریں گے۔ تو اس کے بعد وہ اتنی زیادہ جذباتی ہو گئیں کہ جن خواتین کے ساتھ وہ آئیں، اُن میں ہر ایک کے ساتھ گلے مل مل کر روئیں، کہ الحمد للہ الحمد للہ کہ آج میری قسمت جاگ گئی اور خدا نے مجھے یہ دن دکھایا۔ شدتِ جذبات سے اُن کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگی ہوئی تھی۔ تو

ایسے پاکیزہ پھل جو خدا عطا فرماتا ہے

اس کے بے انتہا مواقع موجود ہیں اور ایسے واقعات کئی جگہ رونما ہوئے کہ ایک مجلس کے بعد ہی بعض شامل ہونے والوں نے بیعت کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ خدا کے فضل سے ایک ہندو نے بھی بیعت کی۔ شکاگو میں ایک سفید فام خاتون نے بیعت کی۔ ایک اور دلچسپ واقعہ وہاں یہ ہوا کہ چونکہ واشنگٹن میں لگتا تھا کہ مجھ پر حملے کی ایک سازش تیار کی گئی ہے۔ اس لئے باوجودیکہ جماعت کی طرف سے حفاظت کا پہلے ہی سے بہت اچھا انتظام تھا، شکاگو کی جماعت نے یہ فیصلہ کیا کہ باقاعدہ سیکیورٹی ایجنسیز کو حفاظت کے لئے کرائے پر لینا چاہیئے۔ وہ اس بات کا خطرہ مول لینے کو تیار نہیں تھے کہ دوبارہ اس قسم کا واقعہ رونما ہو۔ چنانچہ وہاں کی ایک تجربہ کار ایجنسی، جس کے افسر پولیس کے پرانے تجربہ کار افسر تھے، کے سپرد حفاظتی ذمہ داری کی ہوئی تھی۔ شکاگو کا دورہ ۴ دن کا تھا۔ چلنے سے ایک رات پہلے وہ مسجد پہنچے اور کہا کہ میں بیعت کرنی چاہتا ہوں۔ آپ مجھے صرف سیکیورٹی افسر کے طور پر دیکھ رہے تھے کہ میں ہوں یا نہ ہوں .... میں اپنے کام میں لگا ہوا ہوں۔ لیکن میں اس نظر سے دیکھ رہا تھا کہ یہ کیا معاملہ ہے اور کیا واقعی اس طرف سچائی ہے کہ نہیں اور میرے دل کی حالت دو دن کے اندر اندر بدل گئی ہے اور میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ جماعت احمدیہ جس اسلام کو پیش کر رہی ہے۔ وہی سچا اسلام ہے۔ اور یہ اسلام ایسا نہیں جس سے میں باہر رہ سکوں۔ اس لئے مجھے شامل کیا جائے۔ پھر اُسی رات کو ہمارے ساتھ نماز عشاء میں بھی شامل ہوئے

چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے

ہم نے لوگوں میں بڑی بڑی پاک تبدیلیاں ہوتے دیکھیں

اور بہت نیک اثرات رحمت کے سائے کے طور پر جماعت امریکہ پر ایک لمبے عرصہ تک رہیں گے اور میں اُمید رکھتا ہوں کہ جن لوگوں سے واسطے پڑے ہیں اور تعلقات وسیع ہوئے ہیں، اُن لوگوں میں جماعت بھی اپنی دلچسپی کو قائم اور جاری رکھے گی۔ اُن میں بہت سے اچھے پھل تیار ہیں جو جماعت کی جھولی میں آنے والے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے۔ اور وہ باہر جا نہیں سکتے۔ ملاقاتوں کے دوران بھی اور سوال جواب کے عام رجحانات کو دیکھتے ہوئے میں نے یہ اندازہ لگایا کہ امریکن عوام کے دل میں سعادت ابھی تک زندہ ہے۔ مادہ پرستی کے باوجود اور باوجود یہ کہ وہ ایک ایسے نظام کے چنگل میں پھنسے ہوئے ہیں کہ وہ اُنہیں زنجیروں میں باندھے جس طرف چاہے لے جا رہا ہے۔ اور وہ اُدھر چلے جا رہے ہیں۔ لیکن اُن کے دل میں ابھی تک سچائی کی محبت موجود ہے۔ اور آزادی کی محبت بھی موجود ہے وہ یہ چاہتے بھی ہیں کہ اُن کو اس قسم کی مصیبتوں سے نجات ملے۔ اُن کے دل میں اپنے معاشرے کی بدیوں کا احساس بھی پیدا ہو چکا ہے۔ اس لئے خدا کے فضل سے بے حد مواقع موجود ہیں۔ ان واقعات کا تذکرہ لمبا ہو جائے گا۔ میں نے نمونۃً ایک دو باتیں آپ کے سامنے اس لئے رکھی ہیں تاکہ اس کے دو جانب کی طرف آپ کو توجہ دلاؤں۔

امریکہ کے سفر کے دوران جہاں میں نے یہ محسوس کیا کہ لوگوں کے دلوں میں کثرت سے اسلام کو قبول کرنے کی صلاحیت ہے وہاں یہ بھی محسوس کیا کہ

جماعت کی اکثریت اس صلاحیت سے استفادہ نہیں کر رہی

اور کم و بیش یہی صورت مغرب کی جماعتوں پر بھی اطلاق پاتی ہے۔ انگلستان کی جماعت پر بھی اطلاق پاتی ہے۔ گنتی کے چند ایسے احباب ہیں جو ایک مشن کے طور پر دعوت الی اللہ کو اپنا شیوہ اور اپنا وطیرہ بنا رہے ہیں۔ اپنی زندگی کا مقصد بنا چکے ہیں، اپنی عادت میں داخل کر چکے ہیں۔ اور جہاں جہاں ایسے دوست ہیں اُن کے بہت ہی نیک نتیجے اللہ تعالیٰ ظاہر فرماتا ہے۔ چنانچہ ان مجالس میں جو صبح سے شام تک لگتی تھیں اتنے جن کا میں شمار ہی نہیں کر سکتا، میں نے اندازہ لگایا کہ صرف چند احمدیوں کی کوششوں کے نتیجہ میں اس کثرت سے لوگوں نے دلچسپی لی ہے۔ مثلاً شکاگو کی جس مجلس میں صرف غیر مسلم مہمانوں کو مدعو کیا گیا تھا، اُس میں تقریباً ایک سو مرد اور ساٹھ عورتیں تھیں اور وہ سب صرف چند گنتی کے احمدیوں کی کوششوں کے نتیجہ میں آئے تھے۔ جن کو دعوت الی اللہ کا چسکا ہے وہ چار یا پانچ سے زیادہ نہیں ہیں۔ بعض مجالس کے بارے میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ کم از کم ایک تہائی مہمان صرف اُن کی ذاتی کوششوں کی وجہ سے آئے تھے۔ پورٹ لینڈ میں بھی صرف چار خاندان ہیں اور ان کا نیک اثر بہت وسیع تھا کیونکہ اُن چاروں خاندانوں کے سربراہ، جماعت سے تعلق اور محبت رکھنے والے ہیں۔

تو جماعت کے اندر جو طاقت کے امکانات (Potential) موجود ہیں وہ اتنے زیادہ ہیں کہ اگر اُن سارے کو استعمال کیا جائے تو باوجودیکہ امریکہ میں جماعت تھوڑی ہے۔ Potential کے لحاظ سے بہت عظیم قوت ہے اور اس میں بہت بڑے بڑے انقلاب پیدا کرنے کی صلاحیت موجود ہے لیکن

جو لوگ داعی الی اللہ نہیں بنے

میں اُن کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی رحمت لوگوں کو اسلام کے قریب لا رہی ہے۔ کیونکہ جب یہ Parallel پیدا ہو جائے، ایک فرضی بات میں اور ایک حقیقت میں مشابہت پیدا ہو جائے، جب حقیقت دکھائی دیتی ہے تو اُس وقت انسان کو حقیقت سے، عام حالات کی نسبت سے زیادہ دلچسپی پیدا ہو جاتی ہے۔ میری مراد یہ ہے کہ ایک فرضی تصویر ہوتی ہے اور ایک حقیقی تصویر۔ اگر فرضی تصویر بڑی صنعت ہو جائے اور اس میں نہایت ہی مکروہ نقوش پیدا کئے گئے ہوں اور حقیقی تصویر خوبصورت ہو تو جب بھی ایسا شخص جو فرضی تصویر کے نتیجے میں تصور سے نفرت کر رہا ہے، حقیقی تصویر کے نقوش دیکھتا ہے تو عام حالات سے زیادہ اُس میں دلچسپی لیتا ہے۔ عام حالات سے زیادہ ردِّ عمل یکطرفہ اُس کے دل میں محبت پیدا ہوتی ہے۔ اور

مذہب کی دنیا میں ہمیشہ یہی ہوتا رہا ہے

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی یہی کرشمے آپ کو دکھائی دیتے ہیں۔ آج ایک شخص شدید نفرت کا شکار ہے کیونکہ اُس نے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک فرضی تصویر دیکھی جو اُسے دکھائی گئی تھی اور وہ قابلِ نفرت تصویر تھی۔ جب اُس نے حقیقی حُسن کو دیکھا تو عام حالات میں بھی وہ حُسن شیفتہ بنانے والا حُسن تھا۔ لیکن اُس نے اُسی حُسن کی طرف اُس فرضی تصویر سے سفر کیا ہے اور اُس نے آپ کی طرف آنے میں زیادہ فاصلہ طے کیا ہے اور زیادہ شدید محبت کے ساتھ اُس نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کیا ہے۔ کیونکہ اُس کے دل میں یہ تاثر بھی تھا کہ میں پہلے اُسی پیارے وجود سے نفرت کیا کرتا تھا۔ اُس کا ایک نفسیاتی ردِّ عمل تھا جس نے بہت زیادہ قوت کے ساتھ اُس کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف مائل کیا۔

یہی مضمون اب ہمیں جماعت احمدیہ کی شکل میں بھی دکھائی دے رہا ہے۔ مولوی جتنی مکروہ تصویر جماعت احمدیہ کی کھینچ رہا ہے، جب لوگ قریب سے آ کے دیکھتے ہیں تو اتنا ہی زیادہ ردِّ عمل کے طور پر جماعت احمدیہ کی محبت میں گرفتار ہو رہے ہیں۔ اور

امریکہ یا یورپ میں اسلام کی جو تصویر کھینچی گئی ہے

اُس کا بھی یہی حال ہے۔ ایک فرضی، قابلِ نفرت تصویر کھینچی جا رہی ہے۔ اگر جماعت احمدیہ اپنے اعمال کی رو سے اپنی ذات کے تعارف کے ذریعے دنیا کو اسلام سے متعارف کروائے۔ میرا مطلب یہ ہے کہ اسلام کا نمونہ اپنی ذات میں پیش کرے اور وہ اسلام دنیا کو دکھائے صرف تبلیغ سے نہیں، جو کہ خوبصورت اسلام ہے تو اسی قسم کا ردِّ عمل اس دنیا میں ظاہر ہوگا اور بہت کثرت کے ساتھ اور بڑی شدت سے اسلام سے محبت کرنے والے یہاں پیدا ہونے شروع ہو جائیں گے اس لئے وہ احمدی جماعتیں جو دعوت الی اللہ کے کام سے غافل ہیں اُن کو میں بتانا چاہتا ہوں کہ اب تو یہ حالت ہے کہ وہ مجرم بنتے چلے جا رہے ہیں۔ خدا کی تقدیر ان لوگوں کو قریب لانے کے انتظام کر رہی ہے۔ ان کی حالت اس وقت یہ ہے کہ ان کو اپنے معاشرے سے بھی نفرت پیدا ہو رہی ہے، اپنے مشرقی فلسفوں سے بھی یہ لوگ متنفر ہوتے جا رہے ہیں۔ بے اطمینانی ہے۔ تلاش میں ہیں کہ کہیں جا کے سکونِ قلب مل سکے۔ ان کا اپنے معاشرے سے جو تعلق ہے وہ سطحی تعلق ہے۔ یعنی چونکہ ظاہری کشش پائی جاتی ہے اس لئے اُس میں مگن ہیں۔ ایک قسم کے شراب کے نشے کی طرح اُن کی کیفیت ہے۔ اُس نشے کی حالت میں یہ اپنے معاشرے کے ساتھ تعلق رکھ رہے ہیں لیکن جب بھی دل کو ٹٹول کے دیکھیں، آپ کو وہاں اطمینان نظر نہیں آئے گا۔ سکینت نظر نہیں آئے گی۔

ہر جگہ بے اطمینانی پائی جاتی ہے

وہ بھی آپ کی مدد کر رہی ہے۔ اسلام کی جو حقیقی تصویر آپ کھینچ سکتے ہیں، جو تصویر اسلام کا آپ پیش کر سکتے ہیں وہ اتنا دلکش ہے کہ اگر اس موقعے پر وہ ان کے سامنے رکھا جاتے تو یہ بے اختیار اس کی طرف مائل ہوں گے۔ اس کے باوجود ان کو اسلام سے محروم رکھنے کا گناہ اگر آپ اپنے سر لیتے ہیں تو یہ بڑی جہالت ہے اور بڑی بے حسی لگتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے وہ ہوائیں چلا دی ہیں جن کے نتیجے میں اسلامی انقلاب قریب تر آ رہا ہے۔ دل مائل ہو رہے ہیں اور خدا تعالیٰ کی تقدیر خود دلوں کو مائل کرنے کے انتظامات بھی فرما رہی ہے۔ اور جب بھی آپ دلچسپی لیتے ہیں خدا تعالیٰ کی تقدیر اُن دلوں میں دلچسپی لینے لگ جاتی ہے جن میں آپ دلچسپی لیتے ہیں۔ ان حالات کے باوجود معرفت سعادت سے محروم رہنا، یہ عقل کے مطابق معقول بات دکھائی نہیں دیتی۔ اور یہ امر محرومی نہیں بلکہ گناہ بن جاتا ہے۔ اس لئے میں یورپ اور امریکہ میں بسنے والی جماعتوں کو بالخصوص اور باقی تمام دنیا کی جماعتوں کو پھر یاد کراتا ہوں کہ وہ ہوا چل پڑی ہے جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بالآخر اسلام کو غلبہ نصیب ہونا ہے۔ آپ کی جدوجہد، کوشش اور دلچسپی کی ضرورت ہے۔ اکثر دوستوں کو دلچسپی لینے کا طریقہ نہیں معلوم اور اسی لئے

میں نے بار بار جماعتوں کو متوجہ کیا ہے

کہ وہ اپنی مجالسِ عاملہ میں ہر مہینے یہ بات رکھا کریں کہ کتنے دوست تبلیغ میں دلچسپی لے رہے ہیں اور جو لے رہے ہیں اُن کو تبلیغ کا سلیقہ بھی ہے کہ نہیں۔ اور جو نہیں لے رہے وہ کیوں نہیں لے رہے۔ اکثر اُن میں سے ایسے ہوں گے جن کے دل میں تمنا تو ہوگی لیکن پتہ نہیں ہوگا کہ تبلیغ کیسے کرنی ہے۔ اور امریکہ کے دورے کے دوران مجھے یہ بھی معلوم ہوا کہ اس معاملے میں امریکہ کا نظام جماعت غفلت کا مرتکب رہا ہے۔ انہوں نے اس ہدایت کو سنجیدگی سے نہیں لیا۔ نہ مرکزی جماعت نے اور نہ شہر یا کی جماعتوں نے۔ اور نتیجہ یہ نکلا کہ مجالسِ عاملہ کے اجلاس اگر ہوتے بھی ہیں — اور مجھے نہیں پتہ کہ یہ اجلاس باقاعدگی سے ہوتے بھی ہیں کہ نہیں، تو بھی ان مسائل پر سنجیدگی سے غور نہیں کیا جاتا۔ چنانچہ سفر کے دوران میں انہیں متوجہ کرتا رہا ہوں کہ جب خلیفۂ وقت کی طرف سے آپ کو کوئی بات پہنچائی جائے اُس میں ایک حکمت ہوتی ہے۔ فائدہ ہوتا ہے اُس کو نظر انداز کرنے سے آپ بہت سی سعادتوں سے محروم رہ جاتے ہیں اور جو کھلی کھلی برسرِ عام ہدایت دی گئی ہے۔ اُس کی خلاف ورزی کرنا تو ایک قسم کا باغیانہ رجحان ہے۔ تو نظام جماعت کے نمائندہ لوگوں کا فرض بن جاتا ہے کہ جب بھی کوئی ایسی ہدایت دی جائے اُس کے اوپر عمل کرنا شروع کریں اور اس سعادت کے نتیجے میں خدا تعالیٰ اُن کو بہت ساری نیکیاں نصیب فرمائے گا، بہت ساری نئی نیکیوں کی توفیق عطا فرمائے گا۔ اُن کی کوششوں کو مزید بہتر پھل لگنے شروع ہو جائیں گے۔ اس لئے

میں دوبارہ یہ یاد دہانی کرانی چاہتا ہوں

کہ یورپ، امریکہ اور ساری دنیا میں تمام دنیا کی جماعتیں اس بات پہ پابندی سے قائم ہو جائیں کہ ہر مہینے ایک دفعہ مجلسِ عاملہ میں ان باتوں پر غور کیا جائے کہ کہاں تک جماعت دعوت الی اللہ کا کام کر رہی ہے۔ جہاں نہیں کر رہے وہاں کیوں نہیں کر رہے۔ اور کون سے ایسے ذرائع ہمیں اختیار کرنے چاہئیں جن کے نتیجے میں دعوت الی اللہ کا کام تیز ہو سکے اور معنی خیز ہو سکے۔

پس اگر ہم اس سنجیدگی کے ساتھ کام کریں گے تو مجھے یقین ہے کہ بہت تیزی کے ساتھ دنیا میں انقلاب پیدا ہونا شروع ہو جائے گا۔ سائنس (Science) سے واقف کار لوگ جانتے ہیں کہ بعض امور میں رفتار معنی خیز ہوا کرتی ہے۔ یہ بات معنی خیز نہیں ہوتی کہ کتنے قدم طے کئے ہیں بلکہ آگے بڑھنے کی رفتار کیا ہے؟ یہ بات معنی خیز ہوتی ہے۔ جو جماعتیں نظریاتی اور روحانی طور پر دنیا میں غالب آیا کرتی ہیں اُن پر بالخصوص یہ اصول کارفرما ہوتا ہے کہ آگے بڑھنے کی رفتار کیا ہے۔ بحث یہ نہیں ہے کہ کتنے لوگ مسلمان احمدی ہو رہے ہیں۔ جو کچھ ہمارے پاس ہے، ہمارے آگے بڑھنے کی رفتار کیا ہے۔

یہ ہے اصل فیصلہ کُن بات

اس پہلو سے ہماری رفتار، میرا اندازہ ہے کہ ۸۵ یا ۹۰ گنا زیادہ ہو سکتی ہے۔ کیونکہ زیادہ سے زیادہ جماعت کے دس فیصدی حصے کو ہم فعّال داعی الی اللہ قرار دے سکتے ہیں۔ اور یہ بھی میں نے بہت بڑی چھلانگ لگائی ہے۔ امرِ واقعہ یہ ہے کہ اگر میں حقیقی جائزہ پیش کروں، چند تجربوں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے تو شاید فعّال داعی الی اللہ پانچ فیصد بھی نہ ہوں لیکن میں حسنِ ظنی کرتا ہوں کہ بعض ممالک ہیں؛ مثلاً افریقہ میں نسبتاً زیادہ لوگ تبلیغ کر رہے ہوں گے اور نتائج سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے۔ اسی طرح

بعض اور ممالک میں بھی زیادہ لوگ مصروف تبلیغ ہوں گے۔ اس لئے میں نے زیادہ سے زیادہ دس فیصدی داعیان الی اللہ کی تعداد مقرر کی۔ لیکن میرا خیال ہے کہ پوری پانچ فیصد بھی نہیں ہے۔ اگر پانچ فیصدی بھی جاتے تو پچانوے ۹۵ گنا فیصد مزید اضافے کی گنجائش موجود ہے۔ یعنی اگر آپ کی رفتار پانچ میل فی گھنٹہ کی بجائے ۱۰۰ میل فی گھنٹہ ہو جائے تو اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ آپ کے فاصلے طے کرنے کی قوت میں کتنا بڑا اضافہ ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ہی اس رفتار کے نتیجے میں جو دوسرے لوگ شامل ہو رہے ہیں وہ اس رفتار میں Acceleration (مزید اضافہ) پیدا کر دیتے ہیں۔ یہ ہے وہ اصل سائنسی نقطہ جسے سمجھنا چاہئے

سال میں سو آدمی پر جو پانچ آدمی داخل ہو رہے ہیں، اُن کے نتیجے میں Acceleration پیدا نہیں ہوتی۔ یعنی رفتار اس طرح نہیں بڑھتی جس طرح زمین کی طرف گرنے والی چیز کی رفتار بڑھ رہی ہوتی ہے۔ بلکہ ایک قسم کی معتدل سی رفتار کی شکل بن جاتی ہے۔ Acceleration کے نتیجے میں تو ہر اگلی رفتار غیر معمولی طور پر اور زیادہ بڑھنا شروع ہو جاتی ہے ہر اگلے گھنٹے کی رفتار اور ہو جاتی ہے۔ ہر اگلے دن، ہفتے اور مہینے اور سال کی رفتار میں فرق پڑنا شروع ہو جاتا ہے۔ تو اگر اس وقت پانچ فیصد ہیں تو یہ Acceleration پیدا کرنے کے لئے کافی نہیں ہیں۔ اگر آپ سو فیصد بن چکے ہوں، میں یقین رکھتا ہوں کہ

اگر پچاس ۵۰ فیصد احمدی بھی حقیقی معنوں میں داعی الی اللہ بن جائیں

تو اتنی تیزی سے دنیا میں اسلام کا انقلاب آنا شروع ہو جائے کہ آپ بھی اس کا تصور نہیں کر سکتے۔ دنوں، ہفتوں اور مہینوں میں کیفیتیں اس طرح تبدیل ہونے لگیں کہ آپ دیکھ کر حیران ہو جائیں گے کہ دنیا کو کیا ہو گیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے جماعت کو بہت بڑی طاقت عطا کی ہوئی ہے۔ اور یہ طاقت انفرادی طور پر نہیں بلکہ جماعت کے اخلاص کے لحاظ سے ہے۔ چنانچہ میں نے امریکہ کے دورے میں یہ بھی محسوس کیا کہ باوجود اس کے کہ اکثریت داعی الی اللہ نہیں لیکن اخلاص اور محبت کے لحاظ سے ہر ایک اُن میں سے داعی الی اللہ بننے کا اہل بن چکا ہے۔ پہلے کی نسبت بہت فرق پڑ چکا ہے۔ جب میں ۱۹۷۸ء میں امریکہ گیا تھا اُس امریکہ میں اور آج کے امریکہ میں بہت بڑا فرق پڑ چکا ہے۔ اُس وقت اکثر خاندان بے تعلق تھے یا اگر تعلق تھا بھی تو بڑا ہلکا سا، مدہم رفتار اور نرم گفتار سا تعلق تھا۔ لیکن اب تو کیفیت یہ ہے کہ دلوں میں جذبے اُچھلتے ہوئے میں نے دیکھے ہیں۔ ہر خاندان میں اکثر ممبروں کی جماعت سے محبت کی حالت میں بہت بڑا فرق پڑا ہوا ہے۔ اور مجھے اس بات سے خصوصیت سے خوشی ہوئی ہے کہ

احمدی خواتین میں خدمتِ دین کا جذبہ بہت بیدار ہو چکا ہے

اسلام کی غیر معمولی محبت اور اسلام کی خاطر قربانیاں پیش کرنے کی تمنا اُن کے دل میں پیدا ہو چکی ہے۔ چنانچہ میں نے اکثر خاندانوں سے ملاقات کے وقت یہ نظارہ دیکھا ہے کہ جب مائیں بچے پیش کرتی تھیں تو اُن بچوں کے اوپر اُن کی محنت چوٹی ہوئی دکھائی دیتی تھی۔ معلوم ہوتا تھا کہ ایک لمبے عرصے سے انہوں نے گھر میں دینی ماحول بنایا ہوا ہے۔ بچوں کو خدا اور رسولؐ کی باتیں بتاتی ہیں۔ فخر کے ساتھ اُن سے کلمے سنواتی تھیں اور قرآن کریم کی آیات جو یاد کرائی تھیں، وہ سنواتی تھیں۔ دین سے محبت کے اظہار والی نظمیں انہیں یاد کروائی ہوئی تھیں اور بچوں کے دل میں بڑے نمایاں طور پر اسلام کا پیار دکھائی دے رہا تھا۔ یہ چیز خوشکن بھی بہت ہے کہ باوجودیکہ ہم میں سے اکثر ابھی داعی الی اللہ نہیں بن سکے لیکن داعی الی اللہ بننے کے لئے جو مرکزی طاقت چاہئیے محبت اور اخلاص کی، وہ موجود ہے۔ اس لئے یہ کوئی فرضی بات نہیں ہے کہ پچاس فیصدی احمدی حقیقۃً داعی الی اللہ بن جائیں۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پچاس فیصدی احمدی داعی الی اللہ بننے کے اہل بن چکے ہیں۔ دعوت الی اللہ کے لئے سب سے زیادہ ضرورت ایک تو جذبے کی ہے۔ اور ایک دعا کی ہے۔ علم اور دلیلیں اور باقی سب چیزیں بعد کی ہیں۔

یہ دو ۲ باتیں آپ اپنے اندر پیدا کر لیں

جذبہ پیدا کریں اور اپنے لئے یہ دعا کرنی شروع کر دیں کہ خدا آپ کو یہ توفیق دے تو باقی سارے مراحل آسانی سے طے ہو جائیں گے

تو میں اُمید رکھتا ہوں کہ جماعت خصوصیت سے اس طرف توجہ دیگی جہاں تک یورپ کی جماعتوں کا تعلق ہے اُن کو بھی اب زیادہ تفصیل سے منصوبہ بندی کرنی چاہئیے۔ اگلی صدی کے شروع ہونے میں بہت تھوڑا وقت رہ گیا ہے اور وہ صدی، اسلام کے مستقبل میں نہایت ہی اہم کردار ادا کرنے والی ہے۔ اور اس لحاظ سے آج کی نسلیں بہت خوش نصیب ہیں کہ وہ اسلام کے ایک نئے تاریخی دور میں داخل ہونیوالی ہیں۔ ایک ایسے اہم تاریخی دور میں۔ ایک ڈیڑھ سال کے اندر اندر جماعت کے نقطۂ نگاہ سے۔ اور جو دنیا کی صدی کے حساب ہیں اُس لحاظ سے بھی اگلی صدی بہت دور نہیں رہی، داخل ہونے والی ہیں۔ تو خدا کرے کہ ہم میں سے ہماری اکثریت اگلی صدی میں بالکل نئی سج دھج کے ساتھ داخل ہوں۔ اُن کے ارادوں میں ایک عظمت پیدا ہو چکی ہو۔ اُن کے حوصلے بلند ہو چکے ہوں۔ وہ سربلندی کے ساتھ اسلام کے نام کو اور اسلام کے کام کو آگے بڑھانے کے اہل بن چکے ہوں۔ اور یہ نیتیں لے کر داخل ہوں کہ ہم نے اگلی صدی نہیں ختم ہونے دینی یہاں تک کہ اسلام دنیا میں غالب نہ آ جائے۔ اور یہ دعائیں کریں کہ اگلی صدی میں داخل ہونے والے ہوں کہ ہماری نسلیں بھی اس پیغام کو لے کر نئی شان اور نئی ہمت، نئے استقلال اور نئے عزائم کے ساتھ آگے بڑھیں۔ اس لئے اس صدی کا قریب آنا بھی آپ کے دلوں میں ہلچل مچا دینے والا موقعہ ہے۔ اس طرف اس لحاظ سے بھی نگاہ کریں۔ آپ کس زمانے میں پیدا ہوئے ہیں جہاں دو صدیاں ملائی جا رہی ہیں، جو مجمع البحرین ہے۔ جو

ذوالقرنین کے لحاظ سے ایک خاص اہمیت کا زمانہ

ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں ظلی طور پر ذوالقرنین ہیں۔ اور آپ ایک پُرانے یعنی جاہلیت کے زمانے کو، جبکہ دنیا کی اکثریت اسلام سے غافل تھی، ایک نئے زمانے سے ملانے والے ہیں جبکہ دنیا کی اکثریت اسلام کو قبول کرنے والی ہے۔ آپ کو اس کام کے لئے چنا گیا ہے۔ آپ کو اس سنگم پر پیدا کیا گیا ہے جہاں دو صدیاں آپس میں ملنے والی ہیں۔ ایک وہ صدی جسے آئندہ آنے والی نسلیں پُرانے زمانے کی صدی شمار کرے گا جبکہ دنیا کی اکثریت اسلام سے غافل تھی۔ ایک وہ صدی جس میں اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے گا اور آپ کی نسلوں کو توفیق دے گا کہ صدی ختم ہونے سے پہلے اسلام غالب آ جائے۔

پس ان سب باتوں پر نگاہ رکھیں، اپنی خوش نصیبی پر ناز کریں اور اس خوش نصیبی سے فائدہ اُٹھائیں۔ اگر ہمت نہیں ہے، خواہش ہے تو دُعا کریں تو ہمت بھی پیدا ہو جائے گی۔ بہرحال اب وقت ضائع کرنے کا نہیں ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کو دعوت الی اللہ کے کام میں مصروف ہو جانا چاہئیے۔

خطبہ ثانیہ:-

چونکہ میں سفر پر رہا ہوں، اس لئے بہت سی ڈاک یہاں پڑی رہی اور وقت پر نہ مل سکی۔ اس دوران بہت سی وفاتیں ہوئیں چونکہ یہ فہرست بہت لمبی ہو گئی تھی اس لئے میں نے کہا تھا کہ ان مرحومین کے نام خطبہ شروع ہونے سے پہلے ہی آپ کو پڑھ کر سُنا دیئے جائیں۔ اِن سب

مرحومین کی نمازِ جنازہ غائب

نمازِ جمعہ اور نماز عصر کے بعد، جو جمع ہوں گی، ہم سب مل کر ادا کریں گے۔ ان میں تین نام ایسے ہیں جو شہادت کا رنگ رکھتے ہیں۔ ایک تو زینب

شہادت ہے خالصۃً" وہ تو بالکل اور مضمون ہے لیکن حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اچانک حادثوں میں جاں بحق ہونیوالوں کے لئے بھی "شہید" کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ اور بعض اور لوگوں کے لئے بھی مثلاً ڈوب کر مرنے والے، وہ بھی ایک قسم کی حادثاتی موت ہے اور ایک لحاظ سے شہادت کی موت ہے۔ اس لئے شہادت کی ایک تعریف کی رُو سے تین ایسی وفاتیں واقع ہوئی ہیں جن کو "شہید" کہہ سکتے ہیں۔

اُن میں ایک مکرم مولوی احمد علی صاحب ہیں۔ اہلحدیث مسجد کے امام تھے اور اللہ تعالیٰ نے چند سال پہلے ان کو محض اپنے فضل سے، اپنی امامت کو چھوڑ کر، بڑی جرأت اور بہادری سے احمدیت کو قبول کرنے کی توفیق دی اور احمدیت پر بڑی ثابت قدمی اور وفا سے قائم رہے۔ یہ بس کے حادثے میں شہید ہوگئے۔ یعنی ان معنوں میں شہید، جن معنوں میں مَیں نے ابھی بیان کیا ہے۔ شہادت کی وہ تعریف ان پر چسپاں ہوتی ہے اسی طرح وقفِ جدید کے ہمارے مخلص کارکن اور بڑا نے ساتھی عزیزم ضیاء الرحمٰن کا ایک بچہ رفیق الرحمٰن جو پیدائشی طور پر گونگا تھا، مگر ہونٹوں اور منہ کے اشاروں سے باتیں کرنی سیکھ لی تھیں، ماشاء اللہ بڑا ذہین بچہ تھا اور اپنی ذہانت کی بناء پر قرآن کریم پڑھنا سیکھ لیا اور اسی طرح اور بھی بہت سی باتیں سیکھ لی تھیں۔ حالانکہ پاکستان میں ایسے اچھے انتظامات نہیں ہیں کہ ایسے بچوں کو سنبھالا جاسکے۔ کیونکہ سُن نہیں سکتا تھا اس لیے ریلوے لائن سے گزرتے وقت گاڑی نے پیچھے سے آکر اس کو ٹکر لگائی اور دو تین دنوں کے بعد زخموں کی تاب نہ لاکر ہسپتال میں دم توڑ دیا گیا۔

اسی طرح لاس اینجلز (LOS ANGELES) سے

بہت ہی دردناک خبر

ملی ہے۔ ہمارے ایک مخلص احمدی ڈاکٹر خالد پرویز صاحب کے گیارہ بارہ سالہ بچے کو کسی نے نہایت بہیمانہ طور پر قتل کر دیا ہے۔ اس قسم کے جرائم امریکہ میں کثرت سے ہوتے رہتے ہیں مگر یہ پہلا واقعہ ہے کہ کسی احمدی کو ایسے دردناک رنگ میں قتل کیا گیا ہے۔ تو اس بچے کے لئے بھی خصوصیت کے ساتھ نماز جنازہ میں دعا کریں اور ڈاکٹر خالد پرویز صاحب، بچے کی والدہ اور خاندان کے دوسرے لوگوں کے لیے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ بچے کا نام راحیل پرویز اور اس کی والدہ کا نام نرگس پرویز ہے۔

---

④ ۔ مؤرخہ ۱۲/۱۹/۸۷ کو بعد نماز مغرب وعشاء، خاکسار کے بڑے بھائی مکرم مبشر احمد صاحب انور ابن مکرم بشیر احمد صاحب گلبرگی ساکن یادگیر کا نکاح مکرمہ رقیہ سلیمہ بنت مکرم محمد قاسم شریف صاحب محبوب نگر کے ساتھ پندرہ صد روپیہ حق مہر پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان نے پڑھا۔ اس خوشی میں پندرہ روپے اعانت بدر میں ادا کر کے اس رشتے کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: ظفر احمد گلبرگی متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

درخواست ہائے دعا

۱۔ محترمہ قمر النساء بیگم صاحبہ ساکن حیدرآباد پچاس روپے اعانت بدر میں بھجواتے ہوئے اپنے بیٹوں عزیزان محمد عبد الشکور صاحب۔ ڈاکٹر محمد عبد السمیع صاحب۔ محمد عبد اللطیف صاحب عبد الماجد سلیم صاحب۔ عبد القیوم صاحب اور ان کے اہل وعیال کی صحت وعافیت، روحانی و جسمانی ترقیات، ملازمت وکاروبار میں خیر وبرکت اور نیک صالح وخادم دین بننے بالخصوص چھوٹی بیٹی کی صحت وسلامتی کے لئے جملہ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

خاکسار: نصیر احمد عارف، قادیان

۲۔ خاکسار ایک سال سے ناروے میں مقیم ہے اور یہاں سیاسی پناہ کیلئے کارروائی کر رہا ہے۔ کیس کی کامیابی اور دینی ودنیوی ترقیات کے حصول کے لئے قارئین بدر کی دعاؤں کا محتاج ہوں۔ خاکسار خواجہ عبد المومن (اوسلو ناروے)

منیجر صاحب اخبار بدر کا دورہ

احباب جماعت وخریداران ونمائندگان بدر جماعت ہائے احمدیہ یوپی۔ بہار۔ اڑیسہ وبنگال سے گزارش ہے کہ مکرم مظفر احمد صاحب اقبال منیجر بدر، فروری کے پہلے ہفتہ میں اخبار بدر کی وصولی چندہ کے لئے جماعتوں کا دورہ کر رہے ہیں۔ پروگرام انشاء اللہ جلد شائع کر دیا جائے گا۔

لہٰذا خریداران بدر ونمائندگان ومبلغین ومعلمین کرام سے اُمید ہے کہ مکرم منیجر صاحب بدر سے اس سلسلہ میں پورا پورا تعاون فرمائیں گے جزاکم اللہ خیراً۔ جماعت کے قومی آرگن کی ترقی وتوسیع کے لئے کوشش کرنا ہم سب کا قومی فریضہ ہے۔

صدر نگران بورڈ بدر قادیان

احمدی شعراء سے گزارش

صد سالہ احمدیہ جوبلی پر اُردو، ہندی اور انگریزی میں بدر کا خصوصی شمارہ آفسیٹ پر طبع ہوگا۔ ترتیب وتدوین کا کام شروع ہو چکا ہے۔ اردو، ہندی اور انگریزی میں ذوقِ سخن رکھنے والے احمدی شعراء سے گزارش ہے کہ وہ اِن خصوصی اشاعتوں کیلئے صد سالہ جوبلی کی مناسبت سے اپنا کلام اور پاسپورٹ سائز کا ایک فوٹو ایڈیٹر بدر کے نام ارسال فرمائیں۔ اشاعت کے لئے کلام کا معیاری ہونا ضروری ہے۔

ایڈیٹر بدر قادیان

اعلانات نکاح وتقاریب شادی

① مؤرخہ ۲۵/۱۲/۸۷ بروز جمعۃ المبارک "آشیانہ" رانچی (بہار) میں عزیزہ افشاں احمد صاحبہ بنت مکرم سید اکرام احمد صاحب مرحوم کے نکاح کا اعلان عزیز چوہدری نذیر احمد صاحب ایڈووکیٹ ابن مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب ساکن مجید رواہ (کشمیر) کے ساتھ مبلغ اکیس ہزار روپیہ حق مہر پر خاکسار نے کیا۔ اس موقعہ پر علاوہ افراد جماعت کے کثیر تعداد میں غیر از جماعت افراد بھی موجود تھے۔ اسی روز رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ اس خوشی میں مکرم چوہدری محمد عبد الحفیظ صاحب مختلف مدات میں پچاس روپے ادا کر کے قارئین سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

خاکسار: نذر الاسلام مبلغ سلسلہ مقیم صوبہ (رانچی) بہار

---

② ۔ مکرم برادرم منور احمد صاحب مبشر ولد مکرم عبد الستار صاحب مرحوم متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان کا نکاح مکرمہ غزالہ شاہین صاحبہ بنت مکرم ماسٹر عبد الحق صاحب سابق ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے ہمراہ مبلغ آٹھ ہزار روپیہ حق مہر پر محترم مولوی حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان نے مؤرخہ ۱/۱۲/۸۸ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں پڑھا۔ قارئین کی خدمت میں اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: نسیم احمد طاہر متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

③ ۔ مؤرخہ ۱/۱۰/۸۸ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں مکرم محمد نظام الدین صاحب ولد مکرم محمد بشیر صاحب ساکن قادیان کا نکاح ہمراہ عزیزہ نسیمہ بیگم صاحبہ بنت مکرم معصوم علی صاحب، مبلغ چار ہزار یکصد روپیہ حق مہر پر مولانا حکیم محمد دین صاحب نے پڑھا۔ اسی موقعہ پر دولہا کی گلپوشی کے بعد دعا ہوئی اور بارات مکرم نذیر احمد صاحب کے گھر پہنچی جہاں عزیزہ کے رخصتانہ کی تقریب کے موقعہ پر محترم ملک صلاح الدین صاحب قائم مقام امیر مقامی نے دعا کرائی۔ مؤرخہ ۱۳/۱/۸۸ کو ننگل باغبانان میں مکرم حمید خان صاحب کے مکان پر دعوتِ ولیمہ کا انتظام کیا گیا۔ اس خوشی میں مکرم نظام الدین صاحب نے مبلغ ... روپے مختلف مدات میں ادا کئے ہیں فجزاہ اللہ خیراً۔ اس رشتے کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

قسط دوم

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

غرباء و مساکین سے عدل و انصاف

تقریر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۷ء

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا غرباء و مساکین کے ساتھ عدل و انصاف اور حسن سلوک کے واقعات ایک بحر ناپیدا کنار کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس لئے اس قلیل وقت میں ان کی ایک جھلک ہی پیش کی جاسکتی ہے۔ چنانچہ

عہد النبی اُسوہ میں عدل و انصاف

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل عرب کے عدل و انصاف کا میزان اس قدر بگڑ چکا تھا کہ وہ جگہ جہاں بے انصافیوں کے خلاف سماعت ہوتی تھی بے انصافیوں کے داغ سے داغدار تھی کیونکہ عدالتوں میں جب منصفان عرب کے سامنے امراء پیش ہوتے تو وہ قابل معاف سمجھے جاتے اور جب غرباء و مساکین پیش ہوتے تو اپنے قصوروں سے بڑھ چڑھ کر سزا کی سولی پر چڑھا دیئے جاتے اور اس قسم کی نا انصافیوں کے لئے غرباء کے پاس کوئی ایسی جگہ نہ تھی جہاں اس کے خلاف وہ احتجاج اور پروٹیسٹ کر سکتے۔ لیکن جیسے ہی اللہ تعالیٰ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا عدالتوں کے مزاج اور رُخ بدل گئے۔ آپ نے نہ صرف احکامات جاری کئے بلکہ اپنے عمل سے ثابت کر دکھایا کہ عدالت کے دائرہ میں امیر و غریب کی کوئی تخصیص نہیں اور انسانی ذہنوں میں اس بات کو مستحکم اور راسخ کر دیا کہ عدالتی قانون امیر و غریب کے فرق سے آزاد ہر ایک کو یکساں حقوق فراہم کرتا ہے۔

چنانچہ آپ نے ارشاد ربانی کے الفاظ سے مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ
أَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ۔
(سورۃ نساء)

اور جب تمہیں قوم عدالت کی کرسی پر بٹھا دے اور تم لوگوں میں فیصلہ کرنے لگو تو دیکھنا عدل و انصاف کا ترازو ہاتھ سے نہ چھوٹنے پائے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ امیر کے لئے تو تمہارے فیصلے اور ہوں اور غریب کے لئے اور۔

پھر اپنے عمل سے عدل و انصاف کے محمدی میزان کو دُنیا میں قائم کر کے ایک بار اہل دُنیا کو حیرت میں ڈال دیا۔ چنانچہ بخاری کتاب الحدود میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ ایک عورت نے جو خاندان مخزوم سے تعلق رکھتی تھی چوری کی۔ قریش کی عزت کے لحاظ سے لوگ چاہتے تھے کہ سزا سے بچ جائے اور معاملہ دب جائے۔ لوگ حضرت اسامہ بن زیدؓ کے پاس گئے اور کہا کہ آپ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب خاص ہیں۔ اس لئے اس معاملہ میں آپ سفارش کیجئے۔ چنانچہ لوگوں کے مجبور کرنے پر حضرت اسامہؓ عدل و انصاف کے پیکر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر معافی کی درخواست کی اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اِنَّمَا اَهْلَكَ مَنْ كَانَ
قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا
يُقِيْمُوْنَ الْحَدَّ عَلَى
الْوَضِيْعِ وَيَتْرُكُوْنَ
الشَّرِيْفَ ۔ وَالَّذِيْ
نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ
فَاطِمَةَ فَعَلَتْ ذٰلِكَ
لَقَطَعْتُ يَدَهَا۔
(بخاری کتاب الحدود)

یعنی تم میں سے پہلے اس بات نے کئی قوموں کو ہلاک کر دیا کہ جب ان میں سے کوئی چھوٹا آدمی جرم کرتا تھا تو وہ اُسے سزا دیتے تھے اور جب کوئی بڑا آدمی جرم کرتا تھا تو وہ اُسے چھوڑ دیتے تھے۔ سو اچھی طرح کان کھول کر سُن لو کہ مجھے اس پاک ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر میری لڑکی فاطمہ بھی چوری کرے گی تو میں اسلامی طریق پر اس کے بھی ہاتھ کاٹونگا۔

سبحان اللہ! کیسے زور دار الفاظ ہیں یہ۔ اور کس جلال اور شان کے ساتھ اسلامی مساوات کو قائم کیا ہے آپ نے اور پھر اس کا اثر آپ ہی تک محدود نہیں رہا بلکہ آپ کے بعد خلفاء کرامؓ نے بھی بڑی سختی کے ساتھ اس پر عمل کیا۔ چنانچہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے منصب خلافت پر متمکن ہونے کے بعد جو سب سے پہلا خطبہ دیا اس میں قوم پر واضح کر دیا کہ میں عدل و انصاف کے محمدی میزان سے ایک اِنچ بھی اِدھر اُدھر نہیں ہٹونگا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:۔

"اَلضَّعِيْفُ فِيْكُمْ قَوِيٌّ
عِنْدِيْ حَتّٰى اُرِيْحَ عَلَيْهِ
حَقَّهٗ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ
وَالْقَوِيُّ فِيْكُمْ ضَعِيْفٌ
عِنْدِيْ حَتّٰى اٰخُذَ الْحَقَّ
مِنْهُ"

(ابن ہشام امر سقیفہ بنی ساعدہ)

یعنی اے مسلمانو! سُن لو کہ تم میں سے کمزور ترین شخص میرے لئے اس وقت تک قوی ہوگا جب تک کہ میں اُسے اس کا حق نہ دلا دوں اور تم میں سے قوی ترین شخص میرے لئے اس وقت تک کمزور ہوگا جب تک کہ میں اس سے وہ حق جو اس نے کسی کا دبایا ہوا ہو واپس نہ لے لوں۔

اسی طرح حضرت عمرؓ کے متعلق "فتوح البلدان" میں روایت آتی ہے کہ ایک دفعہ شمالی عرب کے ایک بڑے رئیس جبلہ بن ایہم ناجی نے جو مسلمان ہو چکا تھا کسی غریب مسلمان کو غصہ میں آکر تھپڑ مار دیا۔ جب حضرت عمرؓ کو اس واقعہ کا علم ہوا تو آپ نے جبلہ کو بُلا کر فرمایا:۔

"جبلہ! میں سُنتا ہوں کہ تم نے ایک غریب مسلمان کو تھپڑ مارا ہے اگر تم نے ایسی حرکت کی ہے تو خدا کی قسم تم سے اس کا بدلہ لیا جائے گا"

(فتوح البلدان حالات یرموک)

عہدوں اور ذمہ داریوں کی تقسیم میں عدل و انصاف

ملکی عہدوں اور ذمہ داریوں کی تقسیم کا سوال اس قدر اہم اور توجہ طلب ہے کہ دُنیا میں بہت سی خرابیاں اس وجہ سے پیدا ہوئیں اور ہو رہی ہیں کہ جب بھی عہدوں اور ذمہ داریوں کی تقسیم کا سوال اُٹھا تو کبھی خاندانی دباؤ اور کبھی دولت کا دباؤ اور کبھی جتھہ داری کا دباؤ اس پر اس طرح پڑا کہ عدل و انصاف کے ترازو کے پلڑے بکھر کر رہ گئے اور ملک کے عہدے اور ذمہ داریاں خاندانوں میں۔ دولتمندوں میں اور جتھہ داروں میں قطع نظر اس کے کہ وہ اس کے قابل تھے یا نہیں تقسیم ہوتے رہے اور اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلتا رہا کہ امیروں اور غریبوں کے بیچ کے فاصلے اور بڑھتے چلے گئے اور عدم مساوات کا یہ بدنما دھبہ اور گہرا ہوتا گیا۔ اسلام سے قبل سارا عرب اسی المیہ کا شکار تھا۔ جب پروردگار عالم نے حضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور آپ نے اس انسانی المیہ کو دیکھا تو عدل و انصاف کے میزان کو قائم کرتے ہوئے ارشاد خداوندی کے الفاظ میں یہ اعلان فرما دیا کہ:۔

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ
تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَا
(سورۃ نساء آیت ۵۹)

کہ اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ قومی اور ملکی عہدوں کی تقسیم کے معاملہ میں جو خدا کے نزدیک ایک مقدس امانت کا رنگ رکھتے ہیں صرف ذاتی قابلیت اور ذاتی اہلیت کو دیکھا کرو اور جو شخص بھی اپنے ذاتی اوصاف کے لحاظ سے کسی عہدہ کا اہل ہو اُسے وہ عہدہ سپرد کیا کرو خواہ وہ کوئی ہو۔

گویا اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قومی عہدوں اور ذمہ داریوں کی تقسیم کے سلسلہ میں اسلامی نظریہ کو کھول کر بیان کر دیا کہ اسلام عہدوں کے تقسیم کے سلسلہ میں نسلی امتیازات اور خاندانی یا جتھہ داری کے اثرات کو قبول نہیں کرتا اور نہ ہی دولت کے تفوق کو برداشت کرتا ہے ہاں ذاتی قابلیت اور اہلیت کا مداح ہے۔

اس تعلق میں جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عملی زندگی پر نظر ڈالتے ہیں تو آپ کی عملی زندگی میں غرباء و مساکین کو ترقی کے عروج کے کمال تک پہنچتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ چنانچہ زید بن حارثہ ایک آزاد کردہ غلام تھے لیکن ان کی ذاتی قابلیت اور اہلیت کی بناء پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کئی فوجی دستوں

کا امیر مقرر فرمایا اور پھر ان کی وفات کے بعد اُن کے بیٹے اُسامہ بن زید کو بھی ذاتی اہلیت اور قابلیت کی بناء پر ایک بڑی فوج کا امیر مقرر فرمایا جس میں بعض بڑے بڑے صحابہ بھی شامل تھے جو قدیم دستور کے مطابق گویا عرب سوسائٹی میں پہاڑ کی طرح سمجھے جاتے تھے اور جب اس پر بعض ناسمجھ مسلمانوں میں چہ میگوئی ہوئی کہ ایک غلام زادہ کو ایسے ایسے معمّر اور جلیل القدر لوگوں پر امیر مقرر کیا گیا ہے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ہوا کہ بعض لوگ اُسامہ کی امارت پر نکتہ چینی کر رہے ہیں تو آپ نے سخت ناراضگی کے عالم میں قوم کو خطاب کیا اور فرمایا:۔

اِنْ تَطْعَنُوْا فِیْ اِمَارَتِہٖ
فَقَدْ طَعَنْتُمْ فِیْ اِمَارَۃِ
اَبِیْہِ مِنْ قَبْلِہٖ وَاَیْمُ
اللّٰہِ لَقَدْ کَانَ خَلِیْقًا
لِلْاِمَارَۃِ وَاِنْ کَانَ لَمِنْ
اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ وَاِنَّ
ھٰذَا لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ
اِلَیَّ بَعْدَہٗ۔

(بخاری کتاب المغازی)

کہ تم اُسامہ کی امارت پر نکتہ چینی کرتے ہو اور اس سے قبل تم اس کے باپ زید پر بھی نکتہ چینی کر چکے ہو بخدا کی قسم جس طرح اس کا باپ امارت کا اہل تھا اور مجھے بہت محبوب تھا اسی طرح اس کے بعد اُسامہ بھی امارت کا اہل ہے اور مجھے بہت محبوب ہے۔

سوسائٹی، اجتماعوں اور تمدنی معاملات میں عدل و انصاف

پھر سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں پر عدالتی اور قضائی اُمور میں اور قومی عہدوں کی تقسیم میں عدل و انصاف کا میزان قائم کیا وہاں پر سوشل اجتماعوں اور تمدنی معاملات میں بھی بگڑے میزان کو درست کیا۔ چنانچہ آپ نے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ (سورۃ احزاب آیت ۱۱) کا الٰہی پیغام لوگوں کو سُنایا اور فرمایا کہ چونکہ ارشاد ربّانی کے مطابق سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں اس لئے بلا امتیاز امیر و غریب انہیں آپس میں اس طرح رہنا چاہیئے جس طرح ایک بھائی دوسرے بھائی کے ساتھ رہتا ہے اور ان کا سوشل اجتماعوں اور تمدنی معاملات میں بھی ایک دوسرے کے ساتھ برادرانہ سلوک ہونا چاہیئے۔

پھر تمدنی معاملات کے سب سے بڑے ذریعہ اور سب سے بڑے میدان یعنی آپس کی دعوتوں اور کھانے پینے کی ملاقاتوں وغیرہ کے متعلق فرمایا:۔

شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِیْمَۃِ
یُدْعٰی لَھَا الْاَغْنِیَاءُ وَیُتْرَکُ
الْفُقَرَاءُ وَمَنْ تَرَکَ الدَّعْوَۃَ
فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ۔

(بخاری کتاب النکاح)

یعنی سب سے بُری اور سب سے زیادہ قابل نفرت دعوت وہ دعوت ہے جس میں صرف امیر بُلائے جائیں اور غریبوں کو نہ بُلایا جائے اور جو شخص کسی بھائی کی دعوت کا انکار کرتا ہے وہ خدا اور اس کے رسول کا نافرمان ہے۔

پھر غرباء و مساکین کی دعوتوں کے متعلق فرمایا:۔

"لَوْ دُعِیْتُ اِلٰی کُرَاعٍ
لَاَجَبْتُ"

(بخاری کتاب النکاح)

کہ اگر کوئی شخص کسی بکری یا بھیڑ کا پایا پکا کر بھی مجھے دعوت میں بلائے تو میں اس کی دعوت کو ضرور قبول کروں گا۔

قدیم زمانہ میں عرب لوگ پائے کو اچھی غذا نہیں سمجھتے تھے چنانچہ ان میں یہ محاورہ مشہور تھا کہ غلاموں کو پائے بھی کھانے کو نہ دو ورنہ وہ اس سے اُوپر نظر اُٹھا کر دست اور ران کی بھی طمع کرنے لگیں گے۔ پس عربوں کے اسی خیال کے مطابق آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا اسوہ پیش کر کے مسلمانوں کو تحریک فرمائی کہ خواہ دعوت کرنے والا کتنا ہی غریب کیوں نہ ہو اس کی غربت کی وجہ سے اس کی دعوت کو رد نہ کرو ورنہ یاد رکھو کہ تمہاری سوسائٹی میں ایسا رخنہ پیدا ہو جائے گا جو آہستہ آہستہ سب کو تباہ و برباد کر کے رکھ دے گا۔

پھر مجلسوں اور اجتماعوں میں ایک ساتھ مل کر بیٹھنے کے تعلق سے آپ نے احکامات جاری کئے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ:۔

"نَھَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اَنْ یُّقَامَ الرَّجُلُ
مِنْ مَّجْلِسِہٖ وَیَجْلِسُ
فِیْہِ اٰخَرُ وَلٰکِنْ تَفَسَّحُوْا
وَتَوَسَّعُوْا"

(بخاری کتاب الادب)

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس بات سے منع فرماتے تھے کہ کوئی شخص اپنی جگہ سے صرف اس لئے اُٹھایا جائے کہ اس کی جگہ پر کوئی دوسرا بیٹھ جائے اور فرمایا کرتے تھے کہ اگر جگہ تنگ ہو اور زیادہ آدمی آجائیں تو ایسی صورت میں سمٹ سمٹ کر آنے والوں کے لئے جگہ نکال لیا کرو۔ اور پھر اسی اصول کو آپ نے نمازوں کے موقعہ پر مسجدوں میں جاری و ساری فرمایا۔ کسی کے لئے کوئی خاص جگہ معین نہیں ہوتی۔ اگر ایک خادم پہلے آتا ہے تو پہلی صف میں جگہ پائے گا اور اگر ایک آقا بعد میں پہنچتا ہے تو پچھلی صف میں جگہ پائے گا۔ الغرض خدا کے گھر میں امیر و غریب آقا و خادم۔ حاکم و محکوم۔ طاقتور اور کمزور سب برابر ہوتے ہیں اور یہی حال خود آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلسوں کا تھا۔ چنانچہ بخاری کی روایت میں ہے کہ "آپ اپنے صحابہ کے ساتھ اس طرح مل جل کر بیٹھتے تھے کہ بعض اوقات ایک اجنبی شخص کے لئے آپ کی مجلس میں اس بات کا جاننا اور پہچاننا مشکل ہو جاتا تھا کہ آپ کون ہیں اور کہاں بیٹھے ہیں"

(بخاری ابواب الہجرت)

پھر شادی بیاہ کا معاملہ جو تمدنی تعلقات کا ایک حصہ ہے۔ دُنیا پرستوں نے اس اہم تمدنی معاملات میں بھی کبھی حسب و نسب کو معیار بنا کر اور کبھی مال و دولت کو معیار بنا کر اور کبھی حُسن و جمال کو معیار بنا کر انسانی برادری میں تفریق پیدا کر دی تھی اور خصوصاً غریبوں اور مسکینوں کے ایسے مسائل پیدا کر دیئے تھے کہ بظاہر اس کا کوئی حل نظر نہیں آتا تھا مگر قربان جایئے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ آپ نے اپنی مبارک تعلیم اور قابل تقلید نمونہ سے نہ صرف غرباء و مساکین کے مسائل حل کر دیئے بلکہ انہیں اسلامی مساوات کی لڑی میں اس طرح پیرو دیا کہ پھر حسب و نسب اور مال و دولت اور حُسن و جمال کے سب معیار ٹوٹ کر رہ گئے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:۔

تُنْکَحُ الْمَرْاَۃُ لِاَرْبَعٍ
لِمَالِھَا وَلِحَسَبِھَا وَلِجَمَالِھَا
وَلِدِیْنِھَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ
الدِّیْنِ تَرِبَتْ یَدَاکَ۔

(بخاری کتاب النکاح)

کہ ایک عورت کے ساتھ چار خیالات کی بناء پر شادی کی جاتی ہے یا تو دولت کی وجہ سے یا پھر حسب و نسب کی وجہ سے یا حُسن و جمال کی وجہ سے یا اخلاقی اور دینی حالت کی وجہ سے۔ آپ نے فرمایا لیکن اے مردِ مومن تو ہمیشہ بیوی کا انتخاب دینی اور اخلاقی بناء پر کیا کر اور ذاتی اوصاف اور ذاتی نیکی کے پہلو کو ترجیح دیا کر ورنہ یاد رکھ تیرے ہاتھ ہمیشہ خاک آلودہ رہیں گے۔

پھر آپ نے اپنی اس مبارک تعلیم کو عمل میں ڈھال کر دُنیا کو بتایا کہ یہ ایسی تعلیم نہیں کہ جس پر عمل نہ ہو سکتا ہو۔ چنانچہ آپ نے اپنی پھوپھی زاد بہن حضرت زینبؓ بنت جحش کی شادی اپنے آزاد کردہ غلام زید بن حارثہ کے ساتھ کی اور اس معاملہ میں عربوں کے قدیم رسم و رواج اور خیالات کی قطعاً کوئی پرواہ نہیں کی۔ اسی طرح خود آپ نے قریش میں بھی شادی کی اور غیر قریش میں بھی کی اور بنی اسرائیل میں بھی کی۔ پس یہی وہ پاکیزہ تعلیم ہے۔ اسلامی مساوات کی کہ جس نے غرباء و مساکین کو امراء کی صف میں لا کھڑا کیا۔

تقسیم دولت میں عدل وانصاف

جس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا ساری دُنیا دولت کے غیر معمولی تفاوت کی لپیٹ میں آچکی تھی خصوصاً عرب کی حالت تو انتہائی خطرناک اور قابل رحم تھی۔ اگر ایک طرف امراء کے گھروں میں دعوتوں پر ایک ایک دن میں سو سو اونٹ ذبح ہوتے نظر آتے تو دوسری طرف غرباء کے گھروں میں فاقہ کشی کے دل دہلا دینے والے مناظر دیکھنے کو ملتے۔ پھر ایک انسان بازاروں میں بکتا اس لئے نظر آتا کہ بیچنے والا خاندان کے دیگر افراد کو بھوک کی ہلاکت سے بچانے پر مجبور ہوتا۔ غرضیکہ دولت کے اس بگڑے توازن نے غرباء و مساکین کی عجیب حالت بنا رکھی تھی نہ کوئی پُرسانِ حال تھا اور نہ کوئی فریاد رس۔ ایسی حالت میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غرباء کو اُبھارنے اور ان کی حالت سدھارنے کے کام کو اس طور پر اپنے ہاتھوں میں لیا اور اس طور پر اس خدمت کو سرانجام دیا اور تقسیم دولت کا ایسا اسلامی میزان دُنیا میں قائم کیا کہ باوجود کوشش کے مخالف آج تک اس کی مثال پیش نہیں کر سکے۔

چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوّل دولت کے متعلق اسلام کے نقطۂ نظر سے دُنیا کو آگاہ کیا اور قرآنی الفاظ میں یہ اعلان کیا کہ:۔

"ھُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَکُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا" (سورۃ بقرۃ آیت ۳۰) (بقیہ صفحہ ۱۸ پر ملاحظہ کیجئے)

وصایا

نوٹ:۔ وصایا اس لئے منظوری سے قبل شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ ایک ماہ کے اندر اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو اطلاع دیں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۸۱۷۲ ا ۔۔۔ میں مریم سلطانہ زوجہ مکرم ڈاکٹر شبیر احمد صاحب ناصر قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۳۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۹/۸۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ البتہ منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

ایک عدد طلائی زنجیر۔ ایک عدد طلائی انگوٹھی۔ ایک جوڑی طلائی بالیاں ایک جوڑی طلائی کانٹے۔ کل وزن ۳ تولہ موجودہ قیمت ۵۰۰/۷ روپے اس کے علاوہ میرا حق مہر ۱۰۰۱/ روپے ہے جو میں وصول کر چکی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں مزید کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
جلال الدین نیّر	مریم سلطانہ	شبیر احمد ناصر خاوند موصیہ

وصیت نمبر ۸۱۲۱ ا ۔۔۔ میں شمیم اختر زوجہ مکرم منیر احمد صاحب فوٹوگرافر قوم سندھو راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۱۱/۸۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کی تفصیل اس طرح ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

زیور طلائی کانٹے وانگوٹھی	وزن ۲۰۰-۱۳ گرام	قیمت	۰۰-۳۰۰-۳
زیور نقرئی سیٹ چاندی	وزنی ۵۰۰-۳۹ گرام	″	۰۰-۱۶۰
حق مہر بذمہ خاوند			۰۰-۷۰۰

اس کے علاوہ مجھے میرے خاوند کی طرف سے مبلغ پانچ روپے ماہوار جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں مندرجہ بالا جائیداد و آمد کے ۱/۱۰ حصّہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
منیر احمد فوٹوگرافر خاوند موصیہ	شمیم اختر	نذیر احمد ٹیلر خسر موصیہ

وصیت نمبر ۸۱۲۵ ا ۔۔۔ میں محمد منصور احمد صاحب ولد محترم محمد بندہ علی صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حیدر آباد ڈاکخانہ حیدر آباد ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا پردیش۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱۰/۸۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت موجودہ جائیداد کی تفصیل درج ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱۔ ذاتی مکان واقع حیدرآباد قیمت ۰۰۰-۰۰۰-۸۰ روپے (۲):۔ مکان سے ماہانہ آمد ۳۵۰/ روپے ہوتی ہے۔ (۳):۔ ماہوار آمد بطور ملازمت سرکاری ۲۶۰۰/ روپے ہے۔

میں مندرجہ بالا جائیداد و آمد کے ۱/۱۰ حصّہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت وصیت کرتا ہوں۔ اور اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصّہ کو (جو بھی ہوگی) تازیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر (۳) کے بعد میں کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
اقبال احمد	محمد منصور احمد	احمد عبد الحکیم

وصیت نمبر ۸۱۲۶ ا ۔۔۔ میں سیدہ نذیر النساء بیگم صاحبہ زوجہ مکرم محمد منصور احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۴۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حیدر آباد ڈاکخانہ حیدر آباد ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا پردیش۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱۰/۸۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد کی تفصیل درج ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

زیور طلائی۔ لچھا کالی پوت۔ کان کے پھول۔ کل وزن ۸ گرام قیمت ۰۰-۰۰۰-۱ روپے

حق مہر ادا کر دیا گیا ہے۔ ۵ سال قبل خرچ ہو چکا ہے۔

نقد روپیہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۰۰-۱۵۰ روپے

میں مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصّہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اس کے بعد کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز قادیان کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
اقبال احمد	سیدہ نذیر النساء	احمد عبد الحکیم

وصیت نمبر ۸۱۳۰ ا ۔۔۔ میں سی جی جمال الدین آف کلینی ولد سی پی کنجی کویا صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸/۱۰/۸۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ اس وقت خاکسار مدرسہ احمدیہ قادیان کا طالب علم ہے مجھے ماہوار مبلغ دس روپے بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصّہ (جو بھی ہوگی) داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ انشاء اللہ آئندہ اگر میری آمد یا جائیداد میں اضافہ ہوا تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جاوے۔ ربّنا تقبل منّا انّک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
شاہد احمد قاضی	سی جی جمال الدین آف کلینی	بشیر احمد نہال

ولادت

مکرم برادرم نور الدین صاحب چوہدری مقیم مغربی جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۶/۱/۸۸ کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام "طارق کمال" تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود محترم چوہدری عبد الحق صاحب درویش قادیان مرحوم کا پوتا اور محترم خواجہ عبد القدیر صاحب گنائی آف بھدرواہ کا نواسہ ہے۔ مد اعانت بدر میں مبلغ بیس روپے جمع کرواتے ہوئے قارئین سے عزیز نومولود کے نیک صالح و خادم دین ہونے اور درازی عمر و بلندی اقبال کیلئے نیز بچے کی والدہ عزیزہ امۃ الحفیظ فائزہ کی کامل صحت اور برادرم نور الدین صاحب کے کاروبار میں غیر معمولی برکت کے لئے درخواست دعا ہے۔

خاکسار:۔ عنایت اللہ خادم سلسلہ حال نئی دہلی۔

پروگرام دورہ انسپکٹران تحریک جدید

تحریک جدید عالمگیر غلبۂ اسلام کے لئے جاری عظیم الشان جہاد کبیر ہے اور اس کے ہر مجاہد کا نام ادب و احترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔ درج ذیل پروگرام کے مطابق نمائندگان تحریک جدید بغرض وصولی چندہ تحریک جدید و تشخیص بجٹ جملہ جماعتوں کا دورہ کریں گے۔ عہدیداران، سیکرٹریان مال و مبلغین و معلمین کرام سے کماحقہ تعاون کی درخواست ہے۔

وکیل المال تحریک جدید

پروگرام دورہ نمائندہ تحریک جدید برائے صوبہ یوپی بہار جماعتہا

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۲۲ ۱/۸۸	شنگڑ گھنو	۱۹ ۲/۸۸	۱	۲۰ ۲/۸۸
گریڈیہ دنڈو گھر	۲۳ ۱/۸۸	۱	۲۴	سہانڈھن	۲۰	۱	۲۱
بھاگلپور	۲۴	۲	۲۶	صالح نگر	۲۱	۱	۲۲
برہ پورہ	۲۶	۱	۲۷	جے پور	۲۲	۱	۲۳
بھانپور رتھی بلہر	۲۷	۲	۲۹	کشن گڑھ	۲۳	۱	۲۴
بلاری	۲۹	۱	۳۰	اودے پور	۲۴	۱	۲۵
مونگھیر	۳۰	۱	۳۱	کامٹہ	۲۵	۱	۲۶
بھاگلپور	۳۱	۱	۱ ۲/	جھانسی	۲۶	۱	۲۷
پاکوڑ	۱ ۲/	۱	۲	مسکرا - راٹھ	۲۷	۲	۱ ۳/۸۸
مظفر پور	۲	۱	۳	مودھا	۱ ۳/۸۸	۱	۲
سوتی ہاری	۳	۱	۴	بہرئچ / دھوسن پور	۲	۱	۳
بھرت پورم / سیوان	۴	۱	۵	سمور	۳	۱	۴
بیگو سرائے	۵	۱	۶	لکھنؤ	۴	۱	۵
پرکھو پٹی	۶	۱	۷	شاہجہانپورم / کٹیا	۵	۳	۸
پٹنہ	۷	۲	۹	بریلی	۸	۱	۹
گیا	۹	۱	۱۰	امروہہ سردار نگر	۹	۲	۱۱
اردل	۱۰	۱	۱۱	دہلی	۱۱	۲	۱۳
آرہ	۱۱	۱	۱۲	میرٹھ	۱۳	۱	۱۴
بنارس	۱۲	۱	۱۳	انبیٹہ	۱۴	۱	۱۵
لکھنؤ	۱۳	۱	۱۴	بجوپورہ	۱۵	۱	۱۶
فیض آباد / گونڈہ	۱۴	۱	۱۵	کرنال	۱۶	۱	۱۷
کانپور	۱۵	۳	۱۸	ہنتدانہ	۱۷	۱	۱۸
بھوگاؤں / مین پوری	۱۸	۱	۱۹	تلاکور	۱۸	۱	۱۹ ۳/۸۸
				قادیان	-	-	-

پروگرام دورہ مکرم شیر الوکیل صاحب نیاز برائے صوبہ اڑیسہ ۔ بنگال و بہار

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۵ ۲/۸۸	ہینکانل	۲۱ ۲/۸۸	۲	۲۳ ۲/۸۸
سورو	۸ ۲/۸۸	۳	۱۱	کوٹیلہ	۲۳	۱	۲۴
بالاسور ہلدی پڑا	۱۱	۱	۱۲	ارکو بلٹہ	۲۴	۱	۲۵
بھدرک	۱۲	۳	۱۵	نالبر کوٹہ	۲۵	۱	۲۶
کٹک	۱۵	۲	۱۷	غنچہ پاڑہ	۲۶	۱	۲۷
جیودوار	۱۷	۱	۱۸	کلکتہ	۲۷	۱	۲۸
کرڈاپلی	۱۸	۳	۲۱	کینڈرا پاڑہ	۲۸	۱	۱ ۳/۸۸

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
سونگڑہ	۱ ۳/۸۸	۲	۳ ۳/۸۸	راؤڑکیلہ	۱۹ ۳/۸۸	۱	۲۰ ۳/۸۸
کٹک	۳	۱	۴	موسٹی بنی مائنز	۲۰	۴	۲۴
سرلو نیاگاؤں	۴	۱	۵	جمشید پور / رانچی	۲۴	۳	۲۷
پارادیپ	۵	۱	۶	کانتہ بھرک پور	۲۷	۱	۲۸
کٹک	۶	۱	۷	برلیشہ ہوگلہ	۲۸	۱	۲۹
بھوبنیشور	۷	۳	۱۰	موہن پور / ڈائمنڈ ہاربر	۲۹	۱	۳۰
مانکا گوڑہ / نیاگڑھ	۱۰	۱	۱۱	کیسیر	۳۰	۱	۳۱
نرنگا گاؤں	۱۱	۱	۱۲	پانسرہ	[illegible]	۱	[illegible]
کیرنگ	۱۲	۴	۱۶	حلقہ مرشد آباد	[illegible]	۲	[illegible]
خوردہ	۱۶	½	۱۶	کلکتہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کٹک	۱۶	۲	۱۸	قادیان	-	-	-
لبسد پردہ	۱۸	۱	۱۹				

پروگرام دورہ انسپکٹران وقف جدید

وقف جدید انجمن احمدیہ کے انسپکٹران درج ذیل پروگرام کے مطابق صوبہ آندھرا، کرناٹک، کیرالہ اور تامل ناڈو کا بغرض وصولی چندہ وقف جدید و تشخیص بجٹ دورہ کر رہے ہیں۔ عہدیداران و سیکرٹریان سے درخواست ہے کہ وہ انسپکٹر صاحبان سے کماحقہ تعاون فرمائیں۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

پروگرام دورہ مکرم محمد اکرم صاحب گجراتی برائے صوبہ آندھرا ۔ کرناٹک

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۲۲ ۱/۸۸	حیدر آباد	۱۹ ۲/۸۸	۲	۲۱ ۲/۸۸
حیدر آباد	۲۵ ۱/۸۸	۸	۲ ۲/۸۸	جڑچرلہ	۲۱	۱	۲۲
سکندر آباد	۲ ۲/۸۸	۲	۴	محبوب نگر	۲۲	۱	۲۳
یادگیر	۴	۴	۸	وڈمان	۲۳	۱	۲۴
بنگلور	۸	۵	۱۳	چنداپور	۲۴	۱	۲۵
مرکرہ	۱۳	۲	۱۵	کاماریڈی	۲۵	۱	۲۶
شیموگہ	۱۵	۱	۱۶	یادگیر	۲۶	۱	۲۷
سورب	۱۶	۱	۱۷	تیماپور / دیودرگ	۲۷	۱	۲۸
ساگر	۱۷	۱	۱۸				
بنگلور	۱۸	۱	۱۹	قادیان	۱ ۳/۸۸	-	-

پروگرام دورہ مکرم مولوی نصیر احمد صاحب خادم برائے کیرالہ و تامل ناڈو

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
چنتہ کنٹہ	-	-	۲ ۲/۸۸	بیتھہ پیریم	۲۱ ۲/۸۸	۱	۲۲ ۲/۸۸
منگلور	۵ ۲/۸۸	۱	۶	مالاپورم	۲۲	۱	۲۳
مرکرال پینجیور	۶	۱	۷	ترانیم بلم	۲۳	۱	۲۴
پینگاڈی	۷	۴	۱۱	کیرولائی	۲۴	۱	۲۵
کنیانور ۔ کڑلائی	۱۱	۳	۱۴	کانکولم	۲۵	۱	۲۶
کوڈالی	۱۳	۲	۱۵	منارگاٹ	۲۶	۲	۲۸
مٹانور	۱۵	۱	۱۶	مریاکٹی	۲۸	۳	۱ ۳/۸۸
کالیکٹ	۱۶	۴	۲۰	الاتنور	۱ ۳/۸۸	۱	۲ ۳/۸۸
کوڈیا تھور	۲۰	۱	۲۱	پالگھاٹ	۲	۱	۳

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
چنی پرم	۳/۳/۸۸	۱	۴/۳/۸۸
چیلا مرا	۴/۳	۱	۵/۳
چاوا کاٹ	۵/۳	۱	۶/۳
معدٹو پوٹھا	۶/۳	۱	۷/۳
آلمدا پرم	۷/۳	۱	۸/۳
ارناکلم۔ کوچین	۸/۳	۳	۱۱/۳
کروناگاپلی۔ ادی ناڈ	۱۱/۳	۱	۱۴/۳
کوئیلون	۱۴/۳/۸۸	۱	۱۵/۳/۸۸
ایلاپی	۱۵/۳	۱	۱۶/۳
کوٹار	۱۶/۳	۱	۱۷/۳
میلاپالیم	۱۷/۳	۱	۱۸/۳
ٹوٹوکوراین ینتھانکلم	۱۸/۳	۱	۱۹/۳
مدراس	۱۹/۳	۵	۲۴/۳
چنتہ کنٹہ	-	-	-

سیرت آنحضرت صلعم

بقیہ صفحہ ۱۲

کہ اے لوگو! کان کھول کر سن لو کہ دولت کے متعلق اسلام کا نظریہ یہ ہے کہ دنیا میں جس قدر بھی چیزیں پائی جاتی ہیں وہ سب کی سب ہی نوع انسان کے لئے پیدا کی گئی ہیں۔ اس لئے خواہ کوئی ہو۔ حاکم ہو یا محکوم ہو۔ بڑا ہو یا چھوٹا ہو۔ امیر ہو یا غریب ہو۔ آقا ہو یا غلام ہو۔ کسی شخص کو یہ حق حاصل نہیں جو یہ کہہ سکے کہ یہ چیز صرف میرے لئے پیدا کی گئی ہے۔ گویا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے احکام الٰہی کی روشنی میں یہ فیصلہ فرما دیا کہ وہ تمام اشیاء جو دنیا میں نظر آرہی ہیں۔ ان کے متعلق ذہنوں میں یہ راسخ کر لینا چاہیئے۔ کہ اسلام کا نظریہ ان کے متعلق یہ ہے کہ یہ سب کی سب بنی نوع انسان میں مشترک ہیں۔ کسی فرد خاص کے ساتھ مخصوص نہیں۔ پس اس نقطۂ نظر سے آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے دولت کے متعلق اسلام کے موقف کی وضاحت فرمادی کہ کوئی دولتمند یہ خیال نہ کرے کہ اس کی دولت میں کسی اور کا حق نہیں اور وہ اکیلا اس کا مالک اور حقدار ہے۔

(باقی)

ضروری اعلان

یکم مئی ۱۹۸۸ء سے اخبار بدر کا سالانہ چندہ پچاس روپے ہوگا۔

احباب جماعت و خریداران بدر کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ کاغذ کی قیمت۔ اخبار بدر کی کتابت۔ طباعت اور پوسٹیج کے اخراجات میں غیر معمولی اضافہ ہو جانے کی وجہ سے یکم مئی ۱۹۸۸ء سے اخبار بدر کا سالانہ چندہ نگران بورڈ اخبار بدر نے ۔/۴۵ روپے سے بڑھا کر مبلغ ۔/۵۰ روپے کر دیا ہے۔
امید ہے کہ احباب جماعت اس اضافہ چندہ کو اخبار بدر کی ترقی و توسیع کے پیش نظر بطیب خاطر قبول فرمائیں گے۔ کیونکہ اخبار بدر قومی آرگن ہے۔

صدر نگران بورڈ بدر قادیان

درخواست دعا خاکسار اپنے والدین کی صحت و سلامتی، درازی عمر، پریشانیوں کے ازالہ اور بھائیوں کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے قارئین سے دعاؤں کا خواستگار ہے۔

خاکسار ناصر احمد تکیہ گی حیدر آباد۔

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
(حدیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم)

منجانب:۔ ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD
PHONE {275475
RESI {275903} CALCUTTA-700073

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْآن
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔
(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

THE JANTA PHONE - 278203
CARD BOARD BOX MFG - CO
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD
CORRUGATED BOXES & DISTANCTIVE PRINTERS
15- PRINCEP STREET CALCUTTA - 700072

حاجتیں پوری کریں گے کیا تیری عاجز بشر
کر بیاں سب حاجتیں حاجت روا کے سامنے

راجوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)
RAICHURI ELECTRICALS
(ELECTRIC CONTRACTOR)
TARUN BHARAT CO-OP HOUSE SOCT
PLOT NO.6- GROUND FLOOR
OLD CHAKALA- OPP. CIGARRETTE HOUSE
ANDHERI (EAST)
PHONE {OFFICE:- 6348179 / RESI:- 629389} BOMBAY 400099

ھُوَالنَّاصِرُ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
کراچی میں معیاری سونا کے زیورات بنوانے اور خریدنے کے لئے تشریف لاویں
اَلرَّؤُف جیولرز
۱۶۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ جیدری شمالی ناظم آباد
کراچی۔ فون نمبر ۶۱۲۰۹۶

ارشاد باری تعالیٰ
اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ۔
اللہ احسان کرنے والوں سے یقیناً محبت کرتا ہے۔

آٹو ونگس
AUTO WINGS.
15. SANTHOME HIGH ROAD
MADRAS.
600004
PHONE {76366
74350

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُوحِي إِلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ {تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے}

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکردہ {کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس بسٹ اکسٹ جیون ڈریسز۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر: شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر 294۔

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے!"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

SH. GULAM HADI & BROTHERS READYMADE GARMENTS DEALERS.
CHANDAN BAZAR BHADRAK, Distt.-BALASORE (ORISSA)

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" (ارشاد حضرت امیر المومنین رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو۔ ٹی۔ وی اور اُوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے! (کشتی نوح)

ROYAL AGENCY
PRINTERS. BOOKSELLERS, AEDUCATIONAL-SUPPLIERS
CANNANORE-670001- PHONE 4493
HEAD OFFICE {P.O. PAYANGADI-670303 (KERALA)
PHONE-No--12.

پندرھویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے!
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:

SAIRA Traders
WHOLE SAIL IN HAWAI & P.V.C. CHAPPALS
SHOE MARKET. NAYAPUL HYDERABAD-500002
PHONE NO-522860

قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے (ملفوظات جلد ہشتم ص۔)

الائیڈ گلو پروڈکٹس
بہترین قسم کا گلو تیار کرنے والے

(پتہ)
نمبر ۲/۴/۲۴ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدر آباد ۲۷ (آندھرا پردیش)
فون نمبر:- ۴۲۹۱۶

"اسلام نے سادگی کو پسند کیا ہے اور تکلفات سے نفرت کی ہے"

(ملفوظات جلد چہارم ص۳۸۷)

AIR®
CALCUTTA-15

پیش کرتے ہیں:
آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ایڈ ہیٹ ہوائی چپل، ٹیرو پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!